بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

RECITATION FROM THE HOLY QURAN

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ۝ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ۝ وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَھْلِیْ ھٰرُوْنَ اَخِی ۝ اشْدُدْ بِہٖ اَزْرِیْ ۝ وَاَشْرِکْہُ فِیْ اَمْرِیْ ۝ کَیْ نُسَبِّحَکَ کَثِیْرًا ۝ وَّنَذْکُرَکَ کَثِیْرًا ۝ اِنَّکَ کُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا ۝ (سورۃ طٰہٰ ۲۹ تا ۳۵)

ترجمہ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اے اللہ اس ذمہ داری کے بعد میرا سینہ کھول دیجیے اور میرے کام میں میرے لئے آسانی فرما دیجیے۔ اور میرے ساتھ میرے بھائی کو اپنا حمایتی بنا دیجیے۔ تاکہ میں آپ کا شکر ادا کرتا رہوں۔ آپ کو یاد کرتا رہوں اور آپ کی تسبیح کرتا رہوں۔ صدق اللہ مولانا العظیم۔

QUESTIONS AND THEIR ANSWERS

جناب ڈپٹی چیئرمین: جزاک اللہ۔ وقفہ سوالات

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: پوائنٹ آف آرڈر سر۔ جناب چیئرمین! کل ریڈیو پاکستان کے قومی پروگرام میں سوا دس بجے تمام ممبران جنہوں نے سوالات کئے تھے ان کے باقاعدہ نام لئے گئے۔ اور میرے جو تین چار سوالات تھے۔ ان سوالات میں نام نہیں پکارا گیا تو اس سلسلے میں میں گزارش کروں گا کہ اس میں آپ کچھ وضاحت فرمائیں۔

جناب حامد ناصر چٹھہ: اگر محترم سنیٹر مجھے اس سے پہلے یہ حکم فرما دیتے تو میں اس کے بارے میں کچھ معلومات حاصل کر سکتا تھا۔ انشاء اللہ میں ان کو آج کل میں اس کے بارے میں پوری رپورٹ دے دوں گا۔

جناب شاد محمد خان : پوائنٹ آف پرولیج سر ۔ استحقاق کے مجروح ہونے کی باتیں ہوتی ہیں ۔ آج کے اخبارات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ایک نقطۂ نظر کو اخبارات زیادہ اجاگر کرتے ہیں چاہیئے تو یہ کہ وہ جملہ ممبران کے فرمودہ الفاظ کو کچھ اس طریقہ سے جس طرح وہ بولتے ہیں من وعن شائع کریں اور اس کے بعد میں یہ بھی کہوں گا کہ میرا نام اخبارات میں نثار محمد لکھتے ہیں جب کہ اس ہاؤس میں اس نام کا کوئی نہیں ہے ۔ میرا نام شاد محمد خان ہے ۔ آئندہ کے لئے اس کی تصحیح کی جائے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اخبارات کی توجہ تو پہلے ہی مبذول ہو چکی ہے ۔ جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے اس بارے میں وہ آئندہ احتیاط کریں گے بعض اوقات سہواً غلطی ہو جاتی ہے ۔ چونکہ اخبار لیٹ ہو جاتا ہے تو میں یہی درخواست قومی پریس سے کروں گا کہ وہ اس پر ذرا زیادہ توجہ فرمائیں ۔

ریڈیو پاکستان اور ٹیلیویژن سے بھی یہی میری گذارش ہو گی کہ وہ بھی ذرا زیادہ توجہ فرمائیں ۔

محترم مولانا کوثر نیازی صاحب ۔ سوال نمبر ۲۳۲ ۔

CUSTOMS DEPARTMENT AND COAST GUARDS TO CHECK SMUGGLING

232.***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) whether it is a fact that it is among the responsibilities of the Custom Department to check smuggling, if so, the reason for establishing a separate department of Coast Guards and its functions and duties; and

(b) the total expenditure incurred on the Coast Guards department last year and the value of smuggled goods seized by it during the same year ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (Answered by Mr. Shah Muhammad Pasha Khuro) (a) Yes.

Prevention of smuggling is one of the functions for which Coast Guards Organization was set up. The other functions and duties are :—

(i) Prevention of illegal immigration to and migration from the country.

(ii) Stopping enemy agents or saboteurs from infiltrating into the country along the coastal areas.

(iii) Supplementing defence efforts in war.

(b) Rs. 5,37,80,501/-

Value of goods seized during the year

Rs. 4,99,02,705/-

جناب ڈپٹی چیرمین : جناب محترم مولانا کوثر نیازی صاحب۔

مولانا کوثر نیازی : بس جناب پاشا صاحب نے جو فرما دیا وہ کافی ہے۔

سید عباس شاہ : ایک سپلیمنٹری سر۔ کیا وزیر موصوف اس بات کی طرف توجہ کریں گے کہ ٹوٹل اخراجات کوسٹ گارڈز پر ۵ کروڑ ۳۷ لاکھ ۸۰ ہزار روپے ہیں۔ جبکہ Value of goods seized during the year ۴ کروڑ ۹۹ لاکھ روپے ہے کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا ہے کہ انکی Performance کافی low ہے اور ان کو کم از کم اپنی تنخواہ تک اپنی efforts کرنی چاہئیں تاکہ smuggled goods کو پکڑا جائے۔

وزیر مملکت امور داخلہ (جناب شاہ محمد کھوڑو) : پانچ کروڑ کا سامان اگر پکڑا جائے تو یہ سمگلنگ روکنے کے لئے کافی effective ہے۔ اور ان کے

[Shah Muhammad Pash Khuro]

علاوہ صرف انٹی سمگلنگ ان کا function نہیں ہے جیسا کہ عرض کیا اور بھی ان کے فنکشنز ہیں جو زیادہ important ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب مولانا کوثر نیازی سوال نمبر ۲۳۳ ۔

PAY OF KHATEEBS IN ISLAMABAD

233. *Maulana Kausar Niazi : Will the Minister for Interior be pleased to state :

(a) whether it is a fact that the Khateebs of Auqaf mosques in the Federal area of Islamabad have been placed in grade-9 for the last several years ;

(b) whether it is also a fact that, in the presence of the President of Pakistan in meeting of Ulema-i-Karam held on 17th August, 1981, in the CDA Office, it was decided that all the Khateebs may be allowed a higher grade; and

(c) if answer to (a) and (b) above be in the affirmative, the reason for non-implementation of the said decision so far ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (Answered by Mr. Shah Muhammad Khuro) (a) No.

(b) No.

(c) Does not arise.

جناب ڈپٹی چیئرمین : مولانا صاحب

مولانا کوثر نیازی : وزیر موصوف نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے ۔ انہوں نے جی نہیں ، جی نہیں ، جی نہیں جواب دیا ہے ۔ کچھ تھوڑی سی تفصیل تو فرمائیں ۔ میں نے ان سے پوچھا ہے کہ کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ اسلام آباد میں خطیبوں کو عرصہ دراز سے ۹ گریڈ ہی دیا جا رہا ہے اور واقعہ یہ ہے جناب والا کہ یہاں خطیبوں کو ۹ گریڈ ہی دیا جا رہا ہے اور کئی خطیب صاحبان آج اتفاق سے یہاں

آتے ہوئے بھی ہیں ۔ میں ان کی طرف ریفر نہیں کر رہا یہ اس کا کیا جواب دیں گے، کہ کیا یہ غلط ہے کہ ان کو ۹ گریڈ نہیں دیا جا رہا ۔ کیا ان کے گریڈ بڑھا دیئے گئے ہیں؟

جناب شاہ محمد کھوڑو : نہیں جناب ۔ ان کو ۹ گریڈ نہیں دیا جا رہا ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : کیا گریڈ دیا جا رہا ہے ؟

جناب شاہ محمد کھوڑو : کوئی بھی گریڈ نہیں دیا جا رہا ۔ ابھی تک ان کے رولز نہیں بنے ہیں ۔

Rules are under formation

مولانا کوثر نیازی : کیا وہ فری کام کرتے ہیں ۔ اس وقت کیا پوزیشن ہے سالوں سے کس گریڈ میں ان کو تنخواہ دی جا رہی ہے ۔

پروفیسر خورشید احمد : تنخواہ دی بھی جا رہی ہے یا نہیں ۔

جناب شاہ محمد کھوڑو : یہ تو مجھے پتہ نہیں ہے ۔ ان کو الاؤنس ملتا ہے ۔

مولانا کوثر نیازی : اسی طرح جناب انہوں نے دوسرے سوال کا بھی یہ جواب دیا ہے ۔ جی نہیں ۔ سوال یہ ہے کہ میرے پاس جنگ ۱۸ ، اگست ۱۹۸۱ء نوائے وقت ۱۸ ، اگست ۱۹۸۱ء جسارت ۱۸ ، اگست ۱۹۸۱ء کے تراشے موجود ہیں جن میں یہ لکھا ہے کہ صدر صاحب نے سی ڈی اے کے آفس میں خطیب صاحبان سے میٹنگ کی اور اس میں یہ فیصلہ کیا گیا ۔ میں یہ الفاظ پڑھ رہا ہوں "کہ اسلام آباد کے امام صاحبان اور خطیب حضرات کی تنخواہیں ان کی کوالیفیکیشن اور تجربے کی روشنی میں قومی پے سکیل نمبر ۹ سے ۱۸ تک ہوں گی ۔" یہ فیصلہ ۱۹۸۱ء میں ہوا تھا جو صدر صاحب کی زیر صدارت اجلاس ہوا تھا ، کیا وزیر صاحب یہ فرمائیں گے کہ اب تک اسے implement کیوں نہیں کیا گیا ؟

جناب شاہ محمد کھوڑو : رولز اسٹیبلشمنٹ ڈویژن بناتی ہے یہ جو آپ کی خبر ہے بہت پرانی ہے ۱۹۸۱ء کی ہے اور ابھی تک اسٹیبلشمنٹ ڈویژن نے رولز نہیں بنائے ہیں ۔ اگر آپ insist کرتے

ہیں تو I will make some personal efforts. اور یہ کام جلد ہی کرا دیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: ۱۹۸۱ء کی یہ خبر ہے اور ہم اب ۱۹۸۵ء کے آخر میں ہیں۔ کیا رولز بنانے کے لئے کوئی قاعدہ، کوئی ضابطہ اور کوئی زمانہ متعین نہیں کیا گیا یا آپ ساری عمر لوگوں کو اسی طرح ٹرخائیں گے۔

جناب شاہ محمد کھوڑو: اب چھ مہینے کے اندر آپ کو بنا دیں گے۔

مولانا کوثر نیازی: ایک سوال آپ کی وساطت سے اور پوچھنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ بہت خطیب نواز ہیں، کہ وزیر صاحب سے اگر میں اسلام آباد کے خطیبوں کا ایک وفد ملواؤں اور وہ بیچارے اپنی حالت زار ان کے سامنے بیان کریں تو کیا وہ ذاتی کوشش سے ان کے پے سکیل کو بہتر بنانے کی کوشش کریں گے؟

جناب شاہ محمد کھوڑو: مجھے ان کے ساتھ ملنے سے بڑا فخر اور خوشی ہوگی۔ آپ ضرور ملوائیں۔ مجھے خوشی ہوگی۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! صرف اتنی بات نہیں ہے کہ ان سے ملنے سے خوشی ہوگی۔ کیا ان کی مشکل کو حل بھی کیا جائے گا اس طرف بھی توجہ ہوگی، کیا صدر مملکت کے تمام دوسرے جو ارشادات یا وعدے ہوتے ہیں ان کا حشر بھی یہی ہوتا ہے۔

جناب شاہ محمد کھوڑو: وہ ملیں گے تو انشاءاللہ ان کا کام بھی ہو جائے گا۔

جناب شاد محمد خان: کیا جناب والا! کوئی معیار مقرر کیا جائے گا یا بیک قلم سب کو اکٹھا ہی ۹ گریڈ دے دیا جائے گا۔

جناب شاہ محمد کھوڑو: وہ ملیں گے تو پھر فیصلہ کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگلا سوال۔ جناب سید عباس شاہ صاحب۔

INCOME EARNED BY THE OVERSEAS FOUNDATION FUND AND YEARWISE EXPENDITURES

234. *Syed Abbas Shah : Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state :

(a) the total amount of income earned so far by the Overseas Foundation Fund and its utilization, Province-wise ;

(b) details of administrative expenses of Overseas Foundation Fund since its inception, indicating also year-wise expenditure ; and

(c) the total amount so far spent for welfare or any other field in Bannu district by the Overseas Foundation Fund, alongwith its details?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab:(Answered by Rai Mansab Ali Khan Minister for State): (a) The total amount of Welfare Fund received by Overseas Pakistanis Foundation since its inception to the year 1984-85 is Rs. 430.111 million. Province-wise break-up of the Fund and its utilization is given below:—

Welfare Fund (Receipts)	Rs. in million
Province of Punjab	219.314
Province of Sind	66.710
Province of N.W.F.P.	106.022
Province of Baluchistan	4.731
Azad Jammu and Kashmir	33.334
Total	430.111

[Mr. Muhammad Hanif Tayyab]

Expenditure on Welfare & Other Schemes :

Province on Punjab (Including Federal Capital Area)...	122.456
Province of Sind	2.336
Province of N.W.F.P.	20.039
Province of Baluchistan	1.235
Azad Jammu & Kashmir	42.033
Total ...	188.099

(b) Detail of administrative expenditure of Overseas Pakistanis Foundation since its inception is given below, year-wise ;

(in Million Rs.)

	1979-80	1980-81	1981-82	1982-83	1983-84	1984-85
Salaries & benefits	2.231	6.769	6.723	7.826	10.107	9.706
Travelling & Conveyance	0.059	0.097	0.174	0.271	0.232	0.230
Repair & Maintenance	0.039	0.206	0.249	0.062	0.055	0.131
Vehicle Running	0.267	0.662	0.549	0.537	0.573	0.618
Postage, Telephone & Telegram	0.406	0.884	0.665	0.588	0.742	0.638
Printing & Stationery	0.188	0.568	0.427	0.288	0.243	0.184
Office Rent	0.142	0.525	0.684	0.463	0.520	0.759
Light and Heat	0.021	0.109	0.123	0.125	0.136	0.115
Newspapers & Periodicals	0.009	0.026	0.022	0.026	0.025	0.024
Entertainment	0.030	0.082	0.039	0.046	0.039	0.033
Advertisement	0.357	0.294	0.306	0.198	0.250	0.320
Legal & Professional	0.141	0.164	0.130	0.237	0.068	0.221
General	0.258	0.162	0.168	0.102	0.059	0.025
Total ...	4.148	10.548	10.259	10.859	13.049	13.004

(c) An amount of Rs. 162,000 has been spent so far in the field of welfare in Bannu district by donating two ambulances.

سید عباس شاہ : جناب وزیر موصوف نے ہمیں جو گوشوارہ دیا ہے اس میں اگر آپ ویلفیئر فنڈز کی وصولی کی طرف دیکھیں تو اس میں صوبہ سرحد کے بیرونِ ملک ملازمین کی طرف سے ۱۰ کروڑ ۷۰ لاکھ روپے جمع ہوئے ہیں۔ جبکہ صوبہ سرحد میں صرف دو کروڑ روپے جمع ہوئے ہیں کیا وزیر صاحب اس طرف غور کریں گے کہ وہ رقم وہیں پر ان کی ویلفیئر پر خرچ کی جائے

کیونکہ اس کی وہاں ضرورت ہے ورنہ جو خرچہ اور سیز ایڈمنسٹریٹو مد پر ہو رہا ہے وہ پیسے اس پر خرچ ہو جائیں گے کیونکہ صرف پچھلے سال ایک کروڑ تیس لاکھ روپیہ ان کے انتظامی اخراجات ہیں۔ میں وزیر موصوف سے سوال کروں گا کہ کیا صوبہ سرحد میں یہ رقم مزید خرچ کی جا رہی ہے کیا کوئی ایسی اسکیمیں ہیں جو زیر غور ہیں۔

راے منصب علی خان : آپ کی تجویز پر غور کیا جائے گا اور وہاں پر مزید اخراجات کرنے کی کوشش کی جائے گی لیکن ایک بات آپ ذہن میں رکھیں کہ یہ جو اخراجات ہم کرتے ہیں یہ وہاں کرتے ہیں جہاں بیرون ملک پاکستانی لوگوں کی تعداد زیادہ رہائش پذیر ہو۔ یہ روپیہ اس علاقے میں خرچ کیا جاتا ہے جہاں ان کی آبادی زیادہ ہو۔

سید عباس شاہ : جناب ضمنی سوال۔ اگر آپ دیکھ لیں تو صوبہ سرحد سے دس کروڑ ساٹھ لاکھ روپے کی رقم آئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس علاقے میں اوورسیز مین پاور موجود ہے اور اس کے اعداد و شمار آپ کے پاس موجود ہوں گے۔ دوسری بات جو میں بتانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ نے ایک رقم بنوں کے لئے ایک لاکھ ۶۲ ہزار روپیہ کی ایمبولینس پر خرچ کی ہے میں آپ سے پوچھوں گا۔ کہ ایمبولینس کی کیا قیمت تھی آپ کو کوئی سیکنڈ ہینڈ یا اسکریپ ملا ہے یہ کیا چیز ہے جو ان کو دی گئی ہے۔ ایک صحیح ایمبولینس کی قیمت کم از کم چار پانچ لاکھ روپیہ ہوتی ہے ان لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ۸۱ ہزار کا ایک ایک ٹٹو دے دیا گیا ہے۔

راے منصب علی خان : وہ ٹٹو تو نہیں تھے گاڑیاں تھیں نئی گاڑیاں ہیں البتہ یہ ہے کہ سوزوکی میں طبی آلات F1 × کر دیتے ہیں۔ یہ بالکل نئی گاڑیاں دی گئی ہیں اور صحیح طور پر دی گئی ہیں اور مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو طبی سہولتیں فراہم کی جائیں۔ اس سلسلہ میں مزید بھی کوششیں کریں گے کہ بنوں کے علاقے کے لوگوں کو بھی مزید سہولتیں دی جائیں۔

سید عباس شاہ : آپ نے دو ویگنیں دی تھیں اور اخبار میں آپ نے پانچ لکھ دیں ۔ کونسی بات صحیح ہے ۔

رائے منصب علی خان : میں نے اخبار میں پانچ نہیں لکھا وہ اخبار والوں نے غلط دیا ہوگا ہم نے دو دی تھیں۔

سید عباس شاہ : جناب والا ! کیا آپ بنوں کے ہسپتالوں کے لئے اس فنڈ سے کچھ مزید فنڈز مہیا کریں گے ۔

رائے منصب علی خان : میں نے عرض کیا ہے کہ ہم کوششیں کریں گے ۔ اس لئے سروے کرنا پڑے گا ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب پروفیسر خورشید احمد ۔

پروفیسر خورشید احمد : وزیر محترم نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں وہ بڑے پریشان کن ہیں اس لئے کہ آپ کے پاس ۴۳ کروڑ روپیہ جمع ہوا ہے اور ان پانچ سالوں میں آپ نے اس میں سے صرف ۱۸ کروڑ خرچ کیا ہے جو کہ اس کا صرف ۴۰ فیصدی بنتا ہے ۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ ویلفیئر کے لئے جو ساٹھ فیصدی رقم جمع کی گئی تھی وہ ابھی تک آپ کے پاس unutilised پڑی ہوئی ہے ۔ اور اگر آپ یہ دیکھیں کہ جو اٹھارہ کروڑ کی رقم استعمال ہوئی ہے اس کا ان اخراجات سے کیا تناسب ہے جو کہ اس ادارے پر ہوئے ہیں تو آپ یہ مانیں گے کہ صرف انتظامی اخراجات پر چھ کروڑ روپیہ خرچ ہوا ہے جو Disbursed Welfare Expenses کا ۳۳ فیصد بن جاتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اگر ان مزدوروں کے اور ان کے اہل وعیال کے اور ان علاقوں کی ترقی کے لئے ۳ روپے خرچ ہوئے ہیں تو ایک روپیہ انتظامی اخراجات پر خرچ ہوا ہے اور اگر آپ ان انتظامی اخراجات کا جو کل رقم جمع ہوئی ہے اس سے موازنہ کریں تو یہ ساڑھے بارہ فیصدی بنتا ہے جو کہ میرے خیال میں دنیا میں سب سے زیادہ اونچا انتظامی خرچ ہوگا کہ جتنی رقم ویلفیئر کے لئے جمع ہو رہی ہے اس کا ساڑھے بارہ فیصدی انتظامیہ کی نذر ہو گیا ۔ آپ یہ کیا کر رہے ہیں اور کوئی ہے جو اس کا احتساب کرے اور یہ دیکھے کہ

یہ روپیہ جس مقصد کے لئے جمع ہوا ہے جو ان مزدوروں نے اپنی فیملیز کے لئے دیا ہے وہ سارے کا سارا آپ انتظامیہ کی نذر کر رہے ہیں۔ اس کی طرف فوری طور پر توجہ ہونی چاہیئے۔

رائے منصب علی خان : جناب چیئرمین ! یہ سوال تو نہیں تھا ایک مختصر سی تقریر تھی ، بہر حال میں اس ضمن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ادارہ جو ہے یہ کوئی کاروباری ادارہ نہیں ہے ، اس میں نفع و نقصان کا کوئی تصور نہیں یہ ادارہ فلاح و بہبود اور خدمت کرنے کے لئے قائم کیا گیا ہے اس میں جتنے بھی اخراجات کئے جاتے ہیں وہ اسی نقطہ نظر سے کئے جاتے ہیں۔

میں ان اخراجات کے بارے میں عرض کرتا ہوں کہ جس صورت میں ہم دائرہ کار بڑھا رہے ہیں ، اپنی سرگرمیاں بڑھا رہے ہیں اسی صورت میں اس کے اخراجات بھی بڑھیں گے۔ بعض علاقوں میں اس کے دفتر نہیں تھے ہم نے ان جگہوں پہ نئے دفاتر کھولے ہیں۔ اسی طرح بعض علاقوں میں ، ہم نے نئی سکیمیں شروع کی ہیں۔ اسی طرح پھر اخراجات بھی زیادہ ہوتے ہیں اور پھر ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ انتظامی اخراجات بھی بڑھیں گے۔

اس کے علاوہ ملازمین کے پے سکیل بھی ریوائز کئے گئے ہیں جس کی وجہ سے اخراجات بڑھے ہیں مجموعی طور پہ آپ جو فرما رہے ہیں ، یہ درست نہیں ہے۔ اس سلسلے میں کوئی ناجائز اخراجات نہیں کئے جا رہے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد : ضمنی سوال ، میں پورے ادب سے وزیر صاحب سے پوچھوں گا کہ تقریر کرنے کی شکایت تو انہوں نے ضرور کر دی ، جس کا میں ممنون ہوں میرا specific سوال یہ ہے کہ آپ نے ۱۸ کروڑ روپے ویلفیئر پر خرچ کئے ہیں اور اس کے لئے ۲ کروڑ روپے کی ایڈمنسٹریٹو اخراجات ہیں۔ تو کیا کوئی جواز ہو سکتا ہے کہ اتنے اخراجات اس فنڈ سے کئے جائیں جو کہ ان غریب خاندانوں کی امداد کے لئے کھولا گیا ہے یا یہ کہ یہ فنڈ اس ادارے کے ملازمین کی ویلفیئر کے لئے کھولا گیا ہے یہ میرا سپیسیفک سوال ہے۔ کوئی تقریر نہیں ہے . اگر

[Prof. Khurshid Ahmed]

آپ گورنمنٹ کے سارے اخراجات لے لیں گورنمنٹ کے سارے مصارف لے لیں، دوسرے اداروں کو لے لیں۔ ایڈمنسٹریٹو اخراجات کہیں پر بھی، جو ڈسبرڈ امونٹ ہے اس کا ۳۳ پرسنٹ نہیں ہوا کرتے۔ اگر یہ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے آپ نے اس فنڈ کو اپنے افسروں کو پالنے کے لئے استعمال کیا ہے۔ مگر لوگوں کی ویلفیئر کے لئے استعمال نہیں کیا یہ سپیسیفک سوال ہے اس کا جواب چاہیئے۔

رائے منصب علی خان: میں نے اس کا سپیسیفک جواب ہی عرض کیا ہے کہ یہ افسروں کو پالنے کے لئے نہیں بلکہ یہ ایک ویلفیئر ادارہ ہے اور یہ ان افراد کی ویلفیئر کے لئے ادارہ ہے۔ جن کے عزیز باہر کے ممالک میں کام کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ہم کافی کام کر رہے ہیں ہم نے آئی کیمپ کھولے ہیں، آٹھ ایمبولینس دی ہیں۔ اس کے علاوہ صحت کے مراکز کھولے ہیں، طبی سہولتیں دے رہے ہیں۔ بہت سی سکیمیں اس کے علاوہ ہیں۔ اور یہ سارا کام عملہ ہی کرتا ہے، لہٰذا ہمیں عملہ کی ضرورت ہے۔ عملہ کو تنخواہیں بھی دینی ہوتی ہیں۔ آپ اسے اس لحاظ سے نہ دیکھیں کہ یہ کاروباری ادارہ ہے، اس میں نفع کتنا ہے اور نقصان کتنا ہے۔ بلکہ آپ یہ دیکھیں کہ جو کام ہو رہا ہے یہ صحیح ہو رہا ہے یا نہیں، اگر صحیح ہو رہا ہے تو پھر یہ خرچہ تو ہوگا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اگلا سوال۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ: عرض یہ ہے کہ .... (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس پر بہت سوالات ہو چکے ہیں۔ اب اگلا سوال لیتے ہیں۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ: جناب میری عرض یہ ہے کہ اس آرگنائزیشن کے بارے میں ہمیں ایک چارٹ دے دیا جائے تاکہ اس کے بارے میں مکمل معلومات میسر ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: آرگنائزیشنل چارٹ،

نوابزادہ جہانگیر شاہ: جی ہاں،

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہ آپ کو پہنچا دیں گے۔

سید عباس شاہ : جناب ! میری گذارش یہ تھی کہ اگر ان خرچوں پر نظر ثانی کریں تو بڑی مہربانی ہوگی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ، اگلا سوال ، سید عباس شاہ ، معزز رکن خود دیکھ لیں کہ اگر اس پہ سارے سوالات ہوئے تو اگلا کام رہ جائے گا ۔

REGISTRATION OF JOBLESS EDUCATED PERSONS

235. ***Syed Abbas Shah:** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state:

(a) whether there is any scheme under the consideration of the Government for registering the jobless educated persons in the country ; if not, the reasons therefor ;

(b) whether there is any scheme under the consideration of the Government to collect information about jobless professional personnel in the country ;

(c) the immediate arrangement that Government envisages for the employment of such persons ; and

(d) whether Government have any intention to pay them unemployment allowance ?

Mr. Muhammad Hanif Tayyab (Answered by Rail Mansab Ali Khan): (a) The jobless educated persons can register themselves with Employment Exchanges working throughout the country, if they so wish.

(b) No.

(c) The Government is implementing Sixth Five Year Development Programme as a result of which 3.32 million additional jobs will be created.

(d) No Plan is under consideration to pay them unemployment allowance.

سید عباس شاہ : وزیر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ بیروزگار افراد کے لئے کوئی الاؤنس مقرر نہیں کیا گیا ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ پاکستان ایک ویلفیئر سٹیٹ ہے جو کہ ایک آئیڈیالوجی پر قائم کی گئی ہے اس لئے اس چیز کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیئے ۔ اگر ہم ان ایمپلائمنٹ الاؤنس نہ دیں تو ملک میں مختلف قسموں کے جرائم پیدا ہوتے ہیں اگر یہ الاؤنس دیں گے تو نہیں ہوں گے ۔ یہ صرف اسی وجہ سے ہوتے ہیں کہ ملک میں بیروزگاری زیادہ ہے اور کوئی ایسا سلسلہ بھی نہیں ہے جو کہ ان کی کم از کم ضرورتیں پوری کر سکے ۔

رائے منصب علی خان : بے روزگار افراد کو الاؤنس دینا اچھی بات ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ حکومت نے اپنے مالی وسائل کے پیش نظر ایسا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اس ملک میں اتنے وسائل نہیں ہیں کہ ہم جلدی میں یہ فیصلہ کر لیں۔ البتہ ایک چیز عرض کرتا ہوں کہ محکمہ تعلیم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ جو لوگ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ان کو یہ الاؤنس دیا جائے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق پی ایچ ڈی کو دو ہزار روپے ماہانہ، ایم ایس سی فرسٹ ڈویژن کو ایک ہزار روپے ماہانہ اور ایم فلز کو جو کہ ایم اے کی ایک کوالیفیکیشن ہے پندرہ سو روپیہ مہینہ دیا جائے گا یہ فیصلہ محکمہ تعلیم نے ایسے ہی بیروزگاروں کو الاؤنس دینے کا کیا ہے۔

سید عباس شاہ : کیا وزیر صاحب اس بارے میں کوئی فیصلہ کریں گے کہ بے روزگار انجنیئرز اور ڈاکٹروں کو بھی اس لسٹ میں شامل کیا جائے۔

رائے منصب علی خان : اس پر غور کیا جائے گا۔

میر نبی بخش زہری : جناب چیئرمین ! میرا ضمنی سوال ہے کہ معزز رکن نے جو تجویز پیش کی ہے اس پر ساری قوم کو سوچنا چاہیئے کیونکہ یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ عزت مآب چیئرمین صاحب ! گو کہ ہمارے قانون میں ویلفیئر سٹیٹ کا ذکر نہیں ہے اور جو شاید ہم نہ کر سکتے ہوں۔ میں وزیر صاحب کی دلیل سے اتفاق کرتا ہوں مگر ہمیں یہ سوچنا ہے کہ جو بیروزگار ہوتے ہیں، ان کی ہمارے ملک میں کوئی مردم شماری نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی اندازہ لگایا جاتا ہے کہ اس وقت کتنے بیروزگار اس ملک میں ہیں۔

دیگر ممالک میں بیروزگاروں کے بارے میں باقاعدہ ایک محکمہ ہوتا ہے جو کہ ان کے کوائف رکھتا ہے کہ یہ کون سا فن جانتے ہیں ایسے افراد کو یہ رجسٹرڈ کرتے ہیں میں عرض کرتا ہوں کہ جیسے ہمارے ملک میں شناختی کارڈ بنانے کے لئے کچھ پابندیاں لگائی گئی تھیں جس کے تحت لوگ کارڈ بناتے رہے اور بنا رہے ہیں۔ ہمارے ملک میں چونکہ بیروزگاری بہت ہے اس لئے ہماری حکومت کو چاہیئے اس مقصد کے لئے ایک مکمل محکمہ کھولے یا ان کے

لئے ایک وزارت بے روزگار بنائی جائے جو کہ اس مسئلہ پر سنجیدگی سے سوچے جو کہ بیروزگاروں کی ہر شہر میں رجسٹریشن کرے۔

Mr. Shad Muhammad: Point of order Sir, it is a categorical statement, whether it is supplementary question.

ایک معزز رکن : کوئی بات نہیں ،

جناب شاد محمد خان : بات تو ہے بڑی بے دردی سے وقت ضائع ہو رہا ہے۔

میر نبی بخش زہری : میرا یہ سپلیمنٹری سوال ایسا ہے کہ اگر ہم یہ تجویز پیش نہ کریں۔ تو آپ تک یہ آواز پہنچے گی ، عوام تک یہ کیسے پہنچے گی ، میں عرض کرتا ہوں کہ دوسرے ملکوں میں یہ تمام سہولتیں عوام کو حاصل ہیں۔ میں تجویز کرتا ہوں کہ سینٹ میں ایک کمیٹی بنائی جائے وہ ان مسائل پر غور کرے اور پھر اس سلسلے میں تجاویز ہاؤس کے سامنے پیش کرے اس کے لئے ہم ایک سپیشل کمیٹی بنا سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ ایک بڑا اہم مسئلہ ہے یا اس مسئلہ پر ایک سیلیکٹ کمیٹی بنائی جائے جو کہ اس مسئلہ پر غور کرے کہ روزگار کیسے مہیا کیا جا سکتا ہے ، اس کے بارے میں مجھے بھروسہ ہے کہ جو ممبر کمیٹی میں کام کریں گے وہ یہ بھی تجویز کریں گے کہ کس طرح روزگار کے مواقع پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ روزگار پیدا کرنے کا بھی ایک فن ہوتا ہے ، طریقۂ کار ہوتا ہے۔ لوگ بے روزگار پھر رہے ہیں۔ بی اے پاس لڑکوں کو چوکیدار کی نوکری بھی نہیں ملتی ہے آپ مجھے یہ اجازت دے دیجئے کہ میں ممبروں کی خدمت میں یہ عرض کروں۔ اور اپنی قوم کو بتاؤں کہ ہمیں کیا کرنا ہے ہم کس واسطے بیٹھے ہیں۔ جناب اگر منتخبہ کمیٹی مقرر فرمائیں گے ، وہ بیٹھے گی اور وہ یہاں ہاؤس میں آپ کی خدمت میں معقول تجاویز پیش کرے گی۔ کوئی ایسی بات نہیں کہ ہم کسی پر ٹیکس لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ کیونکہ معقول طریقہ اور معقول تجویز ہم جانتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم یہ پیش کریں ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب محمد اسحاق بلوچ : پوائنٹ آف آرڈر سر ، جناب مجھے زہری صاحب

کے ساتھ پورا اتفاق ہے جس طرح پاکستان کے چار صوبے ہیں اسی طرح بلوچستان کے چار ڈویژن ہیں۔ میرا تعلق مکران ڈویژن سے ہے۔ مکران ڈویژن میں بیروزگاروں کے لئے کوئی رجسٹریشن نہیں ہے اس لئے میری گذارش ہے کہ وہاں پر بھی رجسٹریشن آفس کھول دیئے جائیں بلکہ کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ ہر ڈسٹرکٹ کی سطح پہ رجسٹریشن آفس کھولنے چاہئیں تاکہ بیروزگار وہاں آکر روزگار تلاش کر سکیں۔ شکریہ

Mr. Deputy Chairman: Next Question No. 236, Mir Ali Nawaz Khan Talpur :

APPOINTMENT OF MR. ANWAR HUSSAIN IN P.T.V. CORPORATION

236. ***Mir Ali Nawaz Talpur :** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether Mr. Anwar Hussain was working as talent contract with Pakistan Television Corporation and without following the laid down procedure regarding appointment in MIII Grade, he was made Director, Current Affairs, Pakistan Television Corporation ?

Mr. Hamid Nasir Chattha : Mr. Anwar Hussain was initially engaged as a talent contractee, which implies that he is given a fresh contract for each appearance. Later on considering his suitability and performance he was appointed as Director, Current Affairs.

At the time of his appointment as Director the prescribed procedure was duly followed.

Mir Ali Nawaz Khan Talpur: Supplementary Sir, I Know certain facts how Mr. Anwar Hussain was made Director. May I ask the honourable Minister what is the laid down procedure Sir?

Mr. Hamid Nasir Chattha : Mr. Chairman, at that time the procedure was that the case was processed or was to be processed by the Establishment Division and approved by the President and this is exactly the procedure that was followed.

Mir Ali Nawaz Khan Talpur : An other supplementary question Sir. Can the honourable Minister state any body from the small Provinces who was also made Director in this way ?

Mr. Hamid Nasir Chattha : I am not aware of which province Mr. Anwar Hussain belongs to but if you wish I could find out, as to the best of my knowledge, he was teaching at the Karachi University in the Institute of Business Administration and when he was appointed, so I suppose this domicile would also be Sind.

Mr. Deputy Chairman : Next question No. 237, Mir Ali Nawaz Khan Talpur.

CHIEF EXECUTIVES IN AUTONOMOUS/SEMI-AUTONOMOUS BODIES

237. ***Mir Ali Nawaz Khan Talpur :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) the number of autonomous/semi-autonomous Organizations Corporations working under the administrative control of Federal Government, indicating also the number of Sindhi Speaking/Domiciles of Rural Sind, working as their Chief executives or in MI, MII, MIII and MIV grades ; and

(b) whether there is any proposal to appoint Sind rural domiciled persons as Chief Executives or in MI, MII, MIII, and MIV Grades in these Organizations/Corporations where these posts are vacant ?

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti : (a) 251.

(b) Establishment Division does not maintain this information. It is being collected and will be made available to the House as soon as compiled.

(c) No such proposal is under consideration in Establishment Division.

Mir Ali Nawaz Khan Talpur : Supplementary Question Sir, even after notice of 15 days the honourable Minister is not able to collect the information Sir.

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti : Sir, I am afraid that is the correct position that the information is still to be collected.

Mir Ali Nawaz Khan Talpur : Supplementary question Sir, then there is no information for anybody from Sind Sir, to be considered in the Management Cadre, Sir.

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti : Sir, there is no reason why any member from Sind should not be considered. In fact, anybody from any part of Pakistan is considered suitable and the only problem Sir, is that in these MI Groups appointment of Chief Executives or to post in MI, MII, and MIII are made on the basis of job requirements and the qualifications, experience and attainments of the concerned Officers and not on the basis of speaking a particular language or belonging to a specific region or province. Regional Provincial quotas are applicable at the time of entry into Government service or autonomous, semi-autonomous bodies and corporations. These considerations are not kept in view at the time of promotion of these Officers.

Mir Ali Nawaz Khan Talpur : Supplementary question Sir. May I ask the honourable Minister what is the percentage given to the people of Sind Sir ?

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti : The Government quota is fixed for all the Provinces, as I remember the quota for Baluchistan is 3.5. Sind is divided into portions, Rural and Urban and I will provide him information regarding its exact quota.

Mr. Deputy Chairman : Next question No. 238, Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel ;

PROVINCEWISE NUMBER OF NATIONAL CENTRES

238. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state :

(a) the total number of National Centres in each of the four Provinces ;

(b) the total number of office buildings of such Centres, which are owned by the department and no rent is being paid for them ; and

(c) the total number of office buildings acquired on payment of rent ?

Mr. Hamid Nasir Chattha : (a) There are 25 Pakistan National Centres in the four Provinces. The province-wise break-up of the Centres is given below :

Punjab	11
Sind	6
N.W.F.P.	5
Baluchistan	3
Total ...	25

(b) No building is owned by the Department.

(c) 27 buildings have been hired on rent for the Centres throughout the country.

سید عباس شاہ : نیشنل سنٹرز کا کام کیا ہے ابھی تک ہمیں یہ سمجھ نہیں آیا۔

Mr. Hamid Nasir Chattha : Sir, this does not arise out of the question.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ جو مکانات کرایہ پر لیے گئے ہیں ان کا کرایہ فی دفتر کیا ہے؟

Mr. Hamid Nasir Chattha : Sir, the rent we pay is different in each centre if you want, I can give you centre wise rent, Sir. There is a lot of difference in the rent paid in each centre Sir, in Punjab, for instance, for Rawalpindi Centre we pay Rs. 11124, Lahore Rs. 12431, Multan Rs. 4,000, Faisalabad Rs. 1500, Sialkot Rs. 5400, Gujranwala Rs. 12,000, D. G. Khan Rs. 1800, Sargodha Rs. 600, Gujrat Rs. 2,200, Bahawalpur Rs. 3,000, Rahim Yar Khan Rs. 2,700, Karachi Rs. 4,842 Hyderabad Rs. 4,100, Sukkur Rs. 288 Larkana, Rs. 2,000, Mirpur Khas Rs. 1,000, Nawab Shah 2,500, Peshawar 4,900, Abbottabad Rs. 3,900, Mangora Rs. 1,500, Mansehra Rs. 4116, D. I. Khan Rs. 2,400, in Baluchistan Sir, in quetta we pay Rs. 3,450, Pasheen Rs. 500, Kalat Rs. 215, in Islamabad we pay Rs. 7,827, in Azad Kashmir and Muzaffarabad we pay Rs. 2,500 and in Islamabad for the Office of the District General we pay Rs. 14,800.

Mr. Deputy Chairman: Thank you.

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : کیا وزیر محترم یہ بیان فرمائیں گے کہ جو کرایہ یہ ادا کر رہے ہیں کیا ایسا منصوبہ نہیں ہے کہ ان کرایوں کی بجائے ایک پلاٹ خریدیں اور اس کے مطابق ان کو صحیح ملکیت ملے اور کرائے سے بچ جائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : یہ سوال اس سے پیدا نہیں ہوتا۔

Mr. Deputy Chairman: Next question No. 239, Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel:

PAY SCALES OF EMPLOYEES OF PBC AND P.T.V.C.

239. *__Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :__ Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that in 1976, the pay scales of employees of Radio and T.V. were equal but now there is a wide disparity between them as shown below ; if so, the reasons therefor ?

Radio Station	T.V. Station
Security Officer (Retd. Subidar Major) Scale No. 4 Rs. 1000.	Security Officer (Retd. Subidar major) Scale No. 5 Rs. 1500.
Security Assistant (Retd. Assistant Subidar) Scale No. 3 Rs. 750.	Security Assistant (Retd. Subidar) Scale No. 4 Rs. 1050.
Promotion after 10 years Scale No. A-4 Rs. 1125.	Promotion after seven years Scale No. 6 Rs. 1600.

Mr. Hamid Nasir Chattha : The pay scales of PTV & PBC were comparable in 1976 and they are almost the same at present. In fact the small difference between the two sets of pay scales have since been reduced.

It is true that the jobs of Security Officer and the Security Assistant in PBC are in lower pay scales as compared to their counterparts in PTV. However, this was so even in 1976, and there has been no change in this position since then.

It is not correct to say that employees in PBC pay scale No. 4 are promoted to pay scale No. 4-A after 10 years. Likewise, it is not correct to say that PTV employees in pay scale No. 5 are promotable to pay scale No. 6 after seven years.

Promotions in both the organizations, including promotions of Security Officers and Security Assistants, depend upon availability of vacancies, and are approved on the basis of seniority-*cum*-fitness.

Mr. Deputy Chairman: Next question 240 Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel.

GROUP PROMOTION IN P.T.V. AND PBC

240. ***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that group promotion is allowed in the P.T.V. after completion of 7 years service by an employee but this facility is not available to the employees of PBC ; if so, why ?

Mr. Hamid Nasir Chattha : It is not true that group promotions are allowed in PTV after completion of 7 years service. PBC never had group promotion scheme. PTV did have a group promotion scheme which was discontinued in 1977. However, this scheme was not related to number of years of service.

Mr. Deputy Chairman : Next question 241—Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : No. 241.

Mr. Deputy Chairman : Minister for Industries. It may be taken as read.

NUMBER OF PROJECTS FOR WRITING AND PRINTING PAPER

241. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui :** Will the Minister for Industries be pleased to state :

(a) the number of projects for writing & printing paper actually in production indicating also their names, capacity and the annual production ;

(b) the number of projects for writing & printing paper which are under implementation and their expected dates of completion with their capacities and locations ;

[Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui]

(c) the number of new projects, already sanctioned with dates and the stages of implementation of those projects ; and

(d) the number of projects under the consideration of the Ministry of Industries and Investment Industrial Promotion Bureau for sanction of units for producing writing & printing paper ?

Syed Zafar Ali Shah : (a) There are five units engaged in production of writing and printing paper as detailed below :

Name of Units	Capacity
Pakistan paper corporation	33,000
Adamjee paper Mills Nowshera	5,500
Packages Limited, Lahore	6,600
Allied papers Gharo.-(closed)	3,300
Security paper Mills, Karachi	3,000
Total ...	51,400

The actual production of writing and printing paper for three years is as under :—

1981-82	33,970 tons
1982-83	32,988 tons
1983-84	30,835 tons

(b) The details of 7 sanctioned units are given as under :—

Name of Unit, Capacity	Expected date of completion
1. Babar paper Mills Sahiwal 6,000 tons.	Sanctioned on 27-10-81 and expected to start Production within 18 months from date of sanction. The unit has not come into Production.

2.	Flying paper Mills Sheikhupura 9,000 tons.	The unit was expected to start production within 18 months, from date of sanction *i.e.* 31-10-83. Unit has not come into production as yet.
3.	Indus paper Mills, D.G. Khan 9,000 tons.	The unit was expected to go into production within 18 months from date of sanction *i.e.* 23-7-84. The unit has not come into production as yet.
4.	Ghazi paper Mills Sheikhupura 10,200 tons.	June, 1986.
5.	Primier paper Mills, Sheikhupura 10,500 tons.	June, 1986,
6.	Ali paper Ltd. Sheikhupura Road, Sheikhupura 9,235 tons.	February, 1986.
7.	Khurshed Kaghaz Mill, Sheikhupura, 12,000 tons.	1987.

(c) The names of 4 recently sanctioned units are as under:—

Name of unit	Date of sanction
1. Amkas Paper Mills 8,500 tons	24-2-1985
2. Kamalia paper Mills, 66,000 tons	September, 1985
3 Pakland paper Mills Thatta, 30,000 tons	20-3-1985
4. Thal paper Mills 19,500 tons	18-11-1985

(d) three.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Supplementary, Sir.

May I know from the honourable Minister what is the provision of the capacity of writing and printing paper in the Sixth Five Year Plan ?

Syed Zafar Ali Shah : Sir, I will require a notice for it.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Very respectfully I would submit that something which the Minister ought to know and he has given us the figure as to the sanctioned capacities already in production, the sanctioned units which are under implementation and sanctioned units which are only sanctioned and started their production now, I would like to know whether the total capacity of the writing and printing paper that has been sanctioned is beyond the targets fixed in the Sixth Five year Plan and rather they go still further and they are good enough till 1992. Would he enlightened us on this subject, Sir ?

Syed Zafar Ali Shah : The point is that now 51,000 installed capacity exists in the country. Out of which the production is about 30,000 tons. It has been declining slightly perhaps because the Printing Corporation of Pakistan has some management difficulties and that is the reason why the production within the country has come down. The sanctions that have been accorded to about 1,24,000 tons, none of which has gone into production. New sanctions have been accorded to the tune of 39,000 tons in 1985, which will take the normal time before they come into production. This is the state of affairs. Actually, the total quantity required for the country is about 70,000 – 80,000 tons. We have been sanctioning liberally whosoever comes forward, for example, people who come with a capacity of 8,000, 5,000 even 1500 tons we are giving sanctions. Kamalia Paper Mill, which has been sanctioned, has the capacity of 66,000 tons in 1985. So, as far as the industrial policies are concerned, we are very liberal. The paper industry mainly consumes the local material. We are very happy that they can be based on local raw material. Only about 20 per cent of the raw material is imported, the rest is produced locally. If the Mills do not make progress, it is not the responsibility of the Industries Department. What we

can do is that we will cancel their sanctions if they fail to make any progress.

Mr. Deputy Chairman : Thank you.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Supplementary, Sir. According to the learned Minister of Industries, there is a capacity of 51 hundred tons and privately it is working on 80 per cent capacity that is 30,835 tons then the units that are under implementation, I wanted the dates of their completion. He has not provided us although the Ministry of Industries has always a team which survey as to the various stages of the implementations and it is the part of the Ministry of Industries' responsibility to see that any unit which is sanctioned on a particular date within 18 months has it come into operation and if it has not come, then they have to find the reasons and they can allow in certain cases sometimes, and such a capacity is about 56,000, besides 6,000, 9,000, 9,000, 10,000, 10,000, 9,200 and 12,000 more than 60,000. This capacity, we must know. If he is not in a position to tell today, I will not insist and he might answer this as to what are the various stages of those projects and sanctions in 1985 and as to what is their postion ? Because unless we know, according to him the requirement is 70,000 and here we find 151,000, 151,000 sanctions, and the target that was in the Sixth Five Year Plan is 70,000 only. So, what are we going to do with this capacity ? Unless and until he can satisfy us that certain units are not coming up at all, and therefore, the capacity will be reduced and squeezed to the quantity which has been there. Why are these schedules prepared? Why is the Sixth Five Year Plan prepared? If you sanction beyond the capacity, the result will be that these units which are in production, will go sick units, and this is one of the reasons why these sick units are a common phenomenon in this country because you sanction without seeing the original projects. Therefore, I am not insisting on it but please let him answer because I have given this specifically, to known the number of project for writing and printing paper actually in production, indicating names, capacity and annual production, the number of projects for writing and printing paper which are under implementation and their expected dates of completion and their capacities and locations, the number of new projects, already sanctioned with dates and the stages of implementation of those projects; and the number of projects under the

consideration of the Ministry of Industries and Investment Industrial Promotion Bureau for sanction of units for producing writing and printing paper.

I want specific things and Mr. Chairman, you will agree with me, that such a precise question needs a precise answer, and the Ministry is supposed to be the custodian of all these facts. I, as a humble Senator, in this House am entitled to ask the information about our country's industrialization in a particular field or generally. Therefore, very respectfully I would submit to the learned Minister that if the answer, because of the shortage of notice or paucity of time with the department, was not possible please keep this in view that we want to put a stop in this country to these sick and closed units. As you Mr. Chairman, favoured me the other day when it was a question of sick and closed units, it was said that new loans are being given, rescheduling is being done and rehabilitation is being done. Why you go.....*(interruption)*.

Syed Zafar Ali Shah : On Point of Order, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Yes.

Syed Zafar Ali Shah : Sir, I have regard for the deep interest of the member in the question but he is making a speech and under the rules he may only ask questions. I have answered to the questions that he has raised. I have regard for him but I think it will be a loss of valuable time of the House. Therefore, I may be allowed to reply.

Mr. Deputy Chairman : Thank you.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : The time of the House is to elicit information and it is in the best interest of the House and the public that they should know it. I have asked you the dates when you expect such completions and if it has not been done, why has it not been done ? Therefore, my humble submission is that these answers, for which I would not use any strong words, are just in eye wash. We put a specific question, we deserve its reply and it is our privilege; it is our right to get the correct, uptodate and a detailed answer, as we want,

and otherwise a vague answer will not lead us to anywhere, and public will be misguided. Therefore, I was making a suggestion to him most humbly that he may take time as required for my question and he should give the details accordingly. I know the learned Minister is a very honourable Minister and I have a lot of respect and regard for him but he should kindly ask his department to supply this information because he has to face the House.

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں ان سے مودبانہ گذارش کروں گا کہ اتنے سوالات یا سپلیمنٹری سے یہ بات نکل گئی ہے۔ ہاؤس خود فیصلہ فرمائے کہ کیا اس کا جواب ممکن ہے؟ اس کا جواب میری ناقص رائے میں اس تھوڑے سے وقت میں حضور والا! بہت مشکل ہے۔

جناب محمد محسن صدیقی : جناب آپ انہیں وقت دے دیں۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Syed Zafar Ali Shah : Mr. Chairman, with your permission I may be allowed to state few facts in this connection. Sir, I have received information just now that during Sixth Plan it is projected that 70,600 tons additional capacity for printing and writing paper will be sanctioned. Now, Sir, before the induction of the present elected Government, sanctions were made and out of 7 sanctioned mills, two were sanctioned in 1981, one was sanctioned at the end of 1983 and the rest of the four were sanctioned in 1984. Now, if we calculate 18 months, which is a normal period, of looking at the pace of progress we reckon it that within a course of few months we would be able to know what progress they have made. Now if the sanctions have been given not according to the projected capacity given in the Sixth Plan or in the schedule of industrial development, it is not our responsibility. Before this Government came into office these sanctions had been given. Now for the rest of the 3 mills have been sanctioned in 1985 with the capacity of 39,000 tons. Now, we will see what is the rate of progress. I will also enquire from the Industries Department particularly the CRPC of the IIPB why not to stop further sanctions? Once Sir, the Government says to go ahead with the Sixth Five Year Plan and then during the course of that period the Government changes its policy and says that she is

[Syed Zafar Ali Shah]

de-regulating the industries and anybody who wants to put up an industry in most cases does not require sanction from the Government. Now we have to see what policy are we following? I personally feel that it is wrong to sanction an industry irrespective of priorities which are fixed to be adhered to. We first go according to the national priorities and do not completely de-regulate the industries. So, this is the question which is being mooted out and when its final shape emerges. I will be able to inform the House.

Thank you very much, Sir.

Mr. Ahmed Mian Soomro : Sir, I want to draw the attention of the honourable Minister to part (d), when the capacity is already above than what is required then why are they considering still further sanctions of industries for producing paper as reported in the answer to (d), Sir?

Syed Zafar Ali Shah : Sir, I will look into this and we will carefully and critically look into further applications for the sanction of the writing and printing paper industry.

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگلا سوال حاجی ملک فرید اللہ خان صاحب ۔

ملک فرید اللہ خان : سوال نمبر ۲۴۲ سر ۔

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui: 242 is still there.

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں گذارش کروں گا کہ اتنے لمبے اگر آپ سوال کریں کہ میں بھی سیریل نمبر بھول جاؤں تو آپ خود خیال فرمائیں کیونکہ یہ فروگذاشت مجھ سے بھی ہو گئی ہے جس پر میں معذرت خواہ ہوں ۔

جناب محمد محسن صدیقی : سب انسان بھول سکتے ہیں آپ ماشاءاللہ بہت اچھے طریقے سے handle کر رہے ہیں ۔

We are very pleased and happy with you.

Question No. 242 Sir.

TEXTILE MILLS ALONGWITH NUMBER OF SICK UNITS

242. ***Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui :** Will the Minister for Industries be pleased to state :

(a) the number of textile mills in the country, province-wise indicating also the number of closed and sick units in each province ;

(b) the number of mills in operation and the capacity utilization of these units; and

(c) the steps Government has taken or proposes to take to revive the sick industrial units ?

Syed Zafar Ali Shah : (a) Total number of textile mills excluding Azad Kashmir.. 221

Total number of textile mills including Azad Kashmir 225

Province-wise details :

Province	Number of units installed	Number of closed/sick units
Sind	106	35
Punjab	97	20
N.W.F.P.	12	3
Baluchistan	6	2
Azad Kashmir	4	1

(b) The number of mills in operation excluding Azad Kashmir.. 161

The number of mills in operation including Azad Kashmir.................................... 164

Capacity utilization.................................. 85%

(c) This aspect concerns Ministry of Finance. A Rehabilitation Committee has been constituted to consider grant of financial relief to

[Syed Zafar Ali Shah]
sick units on case to case basis. This Committee is headed by the Finance Secretary.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : Supplementary, Sir. As to answer (c) the learned Minister has said, this aspect concerns the Ministry of Finance and a Rehabilitation Committee has been constituted to consider the grant of financial relief to the sick units on case to case basis. This Committee is headed by the Finance Secretary. May I ask him whether there is any representative of the Ministry of Industries on this Committee ?

Syed Zafar Ali Shah : Secretary, Ministry of Industries, is one of the representatives in the Committee and further, Sir, there is a sub-committee also constituted to scrutinize the sick mills which require and are asking for revitalization. That is headed by the Chairman of the Banking Council of Pakistan.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : When there is a Secretary Industries as my learned Minister has said a member then he was in a position to give me a complete answer. My question was, the steps the Government has taken or proposes to take to revive the sick industrial units ? Now, the Secretary Industries playing the vital and pivotal role in the industrial sector of this country and being a member of this Committee I may very rightfully expect from the honourable Minister to give me the exact position instead of giving an evasive reply because that is the concern of the Ministry.

Syed Zafar Ali Shah : The Finance Minister already has explained that there are 438 sick units in different provinces.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : That was not regarding textiles, that was general in the country. This is a specific question to be replied.

Syed Zafar Ali Shah : Sir, the honourable member says that an effort has been made to give him an evasive reply. May I ask which part is evasive so that I can reply more precisely.

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : This aspect concerns Ministry of Finance. As a matter of fact, industrial rehabilitation or

revival of sick units is primarily the concern of the Ministry of Industries and Finance Ministry is in secondary position here because the financial provisions have to be made. It is not their concern. They are put on the job to provide you the funds. It is your baby. You have an additional baby. In order to get milk for the baby, you have to go to the Ministry of Finance.

Syed Zafar Ali Shah : Sir, the honourable member has suggested that it is the primary responsibility of Ministry of Industries, Sir. I do not agree with the suggestion. There are financial problems, mis-management or perhaps, the wrong feasibility, or perhaps something to do with old machinery or the building is old or some thing else, Sir. These are being looked into by a Committee, and when they find that some mills can be revitalized, can be revived, the Finance Ministry will look into the extent of losses, the requirement of the finances and see if they can be made available. It is not for the Ministry of Industries.

Mr. Deputy Chairman : Thank you, next question....

Mr. Muhammad Mohsin Siddiqui : One point only.

Mr. Deputy Chairman : No, Sir, no.

The question hour is over.

FACTORIES CONSTRUCTED UNDER FATA DEVELOPMENT CORPORATION

†243. ***Haji Malik Faridullah Khan :** Will the Minister for States and Frontier Regions Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that a majority of the factories constructed in the tribal areas under FATA Corporation are either closed or running at a loss ;

†The Question Hour being over the remaining questions alongwith their replies were placed on the Table of the House.

[Haji Malik Faridullah Khan]

(b) whether it is also a fact that crores of rupees of the Government have been spent on the construction of these factories ; and

(c) If answer to (a) and (b) above be in the affirmative, whether any action has been taken against the officers responsible for the loss and the nature of action taken against them ?

Syed Qasim Shah : (a) Yes. Since its inception under FATA Development Corporation Regulation II of 1970, the FATA Development Corporation has established 11 industrial units. Their present position as regards operation and profit/ loss is given in the attached statement at Annex-I.

(b) Yes. An amount of Rs. 145.994 million has been spent by Government through FATA Development Corporation on the establishment of 11 industrial units since its inception upto date. The break-up is given in the statement attached as Annex-II.

(c) The responsibility of the losses suffered by various industrial units of the Corporation has not been attributed to the officers of the Corporation, but these losses are mainly due to the unavoidable uncontrollable factors such as lack of infrastructure facilities, non-availability of experienced managerial personnel, lack of raw material in the vicinity of factories, high transportation charges on the import of raw material and disposal of finished goods, labour disturbances, tribal disputes, marketing constraints and competition with industries of repute, lack of interest of private investors from within the Tribal areas as well as outsiders for purchasing the units, taking the units on lease or joint venture basis etc. etc.

Annexure I

STATEMENT SHOWING OVERALL PROGRESSIVE PROFIT/LOSS AND PRESENT STATUS OF OPERATIONS OF THE INDUSTRIAL UNITS OF FATA DEVELOPMENT CORPORATION

S. No.	Name and Location of Industry	Cummulative Profit/(Loss) upto June, 1985 (Rs. in million)	Present status of Operations
1	2	3	4
	Mohmand Agency		
1.	Mohmand Glass Factory	(4.052)	Closed since 1979 due to heavy losses.
	Khyber Agency		
2.	Bara Cigarette Factory, Bara Khyber Agency.	(7.555)	Leased out in November, 1981 for 5 years at Rs. 1.300 million per annum. The lessee however is not running the factory since close of 1984. Case has been taken up for default in instalment.
3.	Mullagori Marble Factory Paindi Lalma Khyber Agency.	(8.315)	Leased out since its commissioning in 1980 to a private party. This arrangement has run into difficulty and the Corporation is in the process of re-possessing the unit. Fresh lease agreement with a new party is under execution. In addition the original party is being prosecuted in court of P.A. Khyber.
	Kurram Agency		
4.	Kurram Fruit Products Sadda Kurram Agency.	(8.610)	Closed since January, 1983 due to heavy losses.
	North Waziristan Agency		
5.	Tochi Valley Match Factory Miranshah (N.W. Agency).	(7.697)	A complete overhaul of machinery had been undertaken with effect from 10/1984. Efforts at leasing are in hand.
6.	Tochi Woollen Mills Miranshah (N. W. Agency).	(5.487)	This unit is in partial operation.
7.	Mir Ali Looms Unit	(0.384)	The unit was in operation under joint venture with a private party. This party was in default of dues. Joint Venture agreement stands terminated and the party was prosecuted in the court.

1	2	3	4
	South Waziristan Agency		
8.	S. W. Tanneries	(17.444)	The operations of the unit which were suspended *w.e.f.* July, 1982 were re-started in March, 1985 under the supervision of Consultant hired through LIDO. Even this arrangement could not make the unit competitive.
9.	S. W. Footwear and leather Goods Factory (S. W. Agency).	(0.284)	Efforts at lease, Joint venture etc. continue.
	Bajaur Agency		
10.	Oil Expelling and Refining Plant.	—	Recently completed. Operations have not started sofar.
	Total ...	(43.197)	

Annexure II

STATEMENT SHOWING THE TOTAL EXPENDITURE INCURRED OF THE ESTABLISHMENT OF VARIOUS INDUSTRIAL UNITS BY FATA DEVELOPMENT CORPORATION

S. No.	Name of Industry	Expenditure incurred in Million Rs.
1.	Mohmand Glass Factory	6.147
2.	Bara Cigarette Factory	13.686
3.	Mullagori Marble Factory	12.908
4.	Bara Vegetable Ghee Mills	26.552
5.	Kurram Fruit Factory	7.388
6.	Tochi Valley Match Factory	11.878
7.	Tochi Woollen Mill	15.808
8.	Looms Unit Mirali	2.879
9.	S. W. Tanneries	14.350
10.	Footwear and leather Goods Factory Jandola	13.686
11.	Oil Expelling and Refining Unit, Bajaur	19.720
	Total ...	145.994

TUBEWELLS UNDER FATA DEVELOPMENT CORPORATION

244. ***Malik Faridullah Khan :** Will the Minister for State and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether the FATA Development Corporation has comleted two tubewells for irrigation in Shakai, South Waziristan ; and

(b) whether Government has any proposal to instal tubewells in Khoni Khel, Khojal Khel and Shodiaki ?

Syed Qasim Shah: (a) FATA Development Corporation have completed two testwells for Irrigation in Shakai area of South Waziristan. The water availability is being tested and will be converted for irrigation if their discharges are found adequate and power is extended to the area.

(b) One testwell has already been installed at Khojal Khel (Wana Plain), which is proposed for conversion into an irrigation tubewell next year. Feasibility of three more testwells to be sunk in Shakai Plain by 1986-87 (Khoni Khel and Shodiaki are located in Shakai Plain) is being examined. If found successful these testwells will subsequently be converted into tubewells.

REHABILITATION OF AFGHAN REFUGEES

245. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state :

(a) whether it is a fact that a large number of Afghan Refugees are staying in FATA and the Tribal people are sympathetic towards them ; and

(b) whether there is any proposal under the consideration of Government to send delegations, consisting of persons from the Federally Administered Tribal Areas, to foreign countries to advocate their cause; if so, when?

Syed Qasim Shah : (a) Yes; it is a fact.

(b) No; there is no such proposal under the consideration of the Government at present.

PROGRAMME PRODUCERS IN RADIO PAKISTAN

246. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state :

(a) whether the Federal Government has decided to give 'move-over' upto the employees in grade 20 ; if so, the reason for not applying this decision to the Programme Producers in Radio Pakistan ; and

(b) whether the Programme Producers of Radio Pakistan are continuously in the same grade for years without any increase in their salaries ?

Mr. Hamid Nasir Chattha: (a) The Government has allowed move-over only to Doctors, Engineers, Educationists, Economists Management Accountants, Scientists, Archaeologists, Geologists, Meteorologists, Experts of Agriculture, Animal Husbandry and Forestry. The Programme Producers in Radio Pakistan do not fall in any category specified by the Government.

(b) This is true. This is also applicable to other employees of PBC as well as Government employees.

UN-EMPLOYMENT IN PAKISTAN

247. ***Qazi Abdul Latif :** Will the Minister for Labour, Manpower and Overseas Pakistanis be pleased to state :

(a) the number of unemployed persons in Pakistan, Province-wise ;

(b) whether the Government has any programme for providing jobs to the unemployed persons in the country ; and

(c) if the answer to (b) above be in the affirmative, the details thereof ?

Haji Hanif Tayyab : (a) The exact number of unemployed persons is not known.

(b) the Government is making all possible efforts for providing jobs to the unemployed persons.

(c) The Government is implementing Sixth Five year Development Programme as a result of which 3.32 million additional jobs will occur.

INSTALLATION OF TEXTILE SPINDLES UNDER 6TH FIVE YEAR PLAN

248. ***Syed Abbas Shah :** Will the Minister for Industries be pleased to state :

(a) the total number of textile spindles proposed to be installed during the Sixth Five Year Plan; and

(b) the number of spindles under the Sixth Plan Period sanctioned, installed and under installation, province-wise?

Syed Zafar Ali Shah : (a) A target of 1.5 to 2.0 million spindles has been fixed for the Sixth Five Year Plan (1983—88).

(b) The information is being collected and will be placed on the table of the House as soon as it is ready.

URDU MUSIC PROGRAMME AND 'NELAM GHAR'

249. ***Mir Ali Nawaz Khan Talpur :** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state :

(a) whether it is a fact that , in all the Urdu Music Programmes, including the 'Nelam Ghar' of Pakistan Television Corporation Punjabi songs are recited;

(b) whether it is also a fact that neither Pushto, Sindhi nor Baluchi Songs have ever been recited in an Urdu music or quiz programme ; and

(c) If so, the action which the Government propose to rectify the said situation ?

Mr. Hamid Nasir Chattha : (a) 'Nelam Ghar' is not an "Urdu Music Programme" but is a quiz show. PTV does not telecast any programmes under the title "Urdu Music Programme". PTV's music programmes are televised either on national network or locally from various centres. In the music programmes on national network, mostly Urdu songs are sung but occasionally songs in other languages are also included.

In 'Nelam Ghar', like other quiz shows, as also in stage shows, singers are sometimes invited and are requested to sing songs of their choice. The singers sing songs in Urdu as well as in other languages of their choice.

(b) No. This is not the case.

(c) No action is required.

VALUE OF NARCOTICS SEIZED DURING LAST 5 YEARS

188. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Interior be pleased to state whether it is a fact that large quantities of narcotics were seized from the PNSC ships during the last five years ; if so, the number of such ships and the value of narcotics seized therefrom ?

Mr. Muhammad Aslam Khan Khattak : (a) Yes.

(b) 30 ships.

(c) Value not known.

WEEKLY HOLIDAYS

189. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) whether the experiment of two holidays a week has been successful in achieving the objective of improving efficiency & increasing productivity ; and

(b) if not, is the Government prepared to reconsider this decision and revert to the earlier system of one weekly holiday ?

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti : (a) Yes.

(b) In view of reply at (a) above no such proposal is under consideration of the Government at present.

P.T.V. COVERAGE OF AN INCIDENT OCCURRED IN THE OFFICE OF D.C. KARACHI

190. ***Maulana Kausar Niazi :** Will the Minister for Information and Broadcasting be pleased to state whether it is a fact that the PTV gave inadequate coverage to the incident which occurred at the office of Deputy Commissioner, Karachi (West) on 27th May, 1985, involving the death of two persons and injury to five others ; if so, the reasons therefor ?

Mr. Hamid Nasir Chatta : PTV had not received any handout issued by the local administration in time for including it in its news bulletins. Therefore, the incidents was not covered in PTV News.

PROMOTION OF APUG OFFICERS

191.***Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel :** Will the Minister Incharge of the Establishment Division be pleased to state :

(a) whether it is a fact that officers of All Pakistan Unified Group (District Management Group) are promoted to the next grade on completion of the fixed minimum period of service, because the quota for the APUG officers in Baluchistan is excessive ;

(b) if so, whether it is also a fact that a number of Provincial Civil Service Officers who have completed such a minimum period of service, do not get promoted in Baluchistan because of the inadequacy of quota for them in the higher grades ; and

(c) if so, whether Government intend to take suitable action to remove this disparity ?

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti : (a) The officers of District Management Group, one of the constituent groups of APUG, are considered for promotion subject to eligibility which includes completion of the minimum service length prescribed for different posts under the existing policy. As there is no quota fixed for the APUG officers for promotion, the question of quota being excessive does not arise.

(b) Field posts such as Commissioner, Deputy Commissioner Additional Deputy Commissioner (General) and Assistant Commissioner and Secretariat posts such as Chief Secretary, Additional Chief Secretary, Secretary, Additional Secretary etc. are borne on the cadre of APUG and no quota is fixed for the officers of the former Provincial Civil Service. As such the conclusion that promotion of APUG officers blocks up the promotion of officers of former Provincial Civil Service is not correct.

(c) The government are considering re-organisation of APUG with a view to bringing about a clear and rational demarcation between

[Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti]
the APUG and the *ex*-PCS officers including their future role and prospects.

SCOUTS COMMISSION FOR FATA

195. ***Malik Faridullah Khan:** Will the Minister for States and Frontier Regions be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the President of Pakistan had announced in the Tribal Darbar held at Peshawar last year that a Scouts Commission for FATA would be constituted and suitable youngmen from FATA would be thereby enabled to render important services to the nation and the country ; and

(b) the reasons for delay in constituting the Commission ?

Syed Qasim Shah: (a) & (b) A Scheme of Scouts Commission covering the Tribal Areas of NWFP and Baluchistan is under the active consideration of the Federal Government.

Mr. Deputy Chairman: Now privilege motions Mr. Ahmed Mian Soomro.

PRIVILEGE MOTION ; RE : AN ARTICLE PUBLISHED IN THE 'HERALD' CONCERNING SOME SENATORS

Mr. Ahmad Mian Soomro: The Motion is about the breach of privilege of the members by an article published in the 'Herald' which says that the National Press Trust has reportedly been instructed to play down the role of certain Senators in the press. Those to be under profile are Maulana Kausar Niazi, Prof. Khurshid Ahmad, Mr. Ahmad Mian Soomro and Mr. Javed Jabbar. Sir, if this is correct, then it is completely a breach of privilege of this House by taking undue advantage of the Press Trust if such an instruction has been issued. Before I proceed, I would like to know from the honourable Minister for Information if this is correct and this is the way the members of the House are dealt with.

Mr. Iqbal Ahmad Khan: Sir, there is another privilege motion tabled by the honourable friend, Maulana Kausar Niazi that is No. 131.

Maulana Kausar Niazi: It has been withdrawn.

Mr. Hamid Nasir Chattha : With your permission, Sir, I would like to say a few words on this. I would like to assure the members of this august House......(Interruption).

Mr. Deputy Chairman : Just a minute, please.

Maulana Sahib here is your Motion No. 31 given on the list. Have you withdrawn the same ?

Maulana Kausar Niazi : Withdrawn, Sir.

Mr. Deputy Chairman : Now, please go ahead.

Mr. Hamid Nasir Chattha : Mr. Chairman, I would like to assure the members of this August House that the Ministry of Information or anyone subordinate in this Ministry has issued no such instructions to the National Press Trust.

Mr. Ahmad Mian Soomro : Then the National Press Trust has issued such instructions.

Mr. Hamid Nasir Chattha : No, I am positive that the National Press Trust has not issued any such instructions.

Mr. Ahmad Mian Soomro : If that is the position, I don't press my motion. I accept the assurances.

Mr. Hamid Nasir Chattha: Mr. Chairman, if I had seen this articles in 'The Herald' I would have issued the contradictions but, unfortunately, I did not see it till it was brought to my notice by privilege motion moved by the worthy Senator, Maulana Kausar Niazi.

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u> : شکریہ ۔ یہ معاملہ بڑے اچھے طریقہ سے طے ہو گیا۔ میں شکر گذار ہوں ۔

<u>جناب احمد میاں سومرو</u> : جناب چیئرمین ایک تحریک التوا نمبر ۸۴ ہے وہ میری ہے اگر آج کی بجائے اس کو اتوار تک ملتوی کر دیں تو میں شکر گذار

[Mr. Ahmed Mian Soomro]

ہوں گا۔ مجھے کہیں ضروری جانا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک التواء نمبر ۸۹ ہے۔ اس کے علاوہ مولانا کی ایک تحریک استحقاق ہے۔ آپ نے پہلے وہ واپس لے لی تھی۔

PRIVILEGE MOTION; *RE:* A NEWS PUBLISHED IN 'THE PAKISTAN TIMES' 'TO MOVE THE CONSTITUTION (NINTH AMENDMENT) BILL IN THE NEXT SESSION WHICH WAS TO BE MOVED IN THIS SESSION

مولانا کوثر نیازی: نہیں جی وہ واپس نہیں لی تھی۔ اصل میں نمبرنگ میں غلطی ہو گئی تھی۔ میں نے یہ واپس لی تھی جو اب پیش ہو رہی ہے۔ جناب میں آپ کی اجازت سے پڑھتا ہوں۔

سرکاری روزنامہ پاکستان ٹائمز نے مورخہ ۲۰ نومبر کی اشاعت میں اطلاع دی ہے کہ حکومت نواں ترمیمی بل جنوری میں پیش کرے گی اور یہ قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ دسمبر میں ہونے والے سینٹ اور قومی اسمبلی کے اجلاس Prorogue کر دیئے جائیں گے اور اگلے اجلاس میں نواں ترمیمی بل لایا جائے گا۔ وزیر اعظم نے سینٹ کے اجلاس میں اعلان کیا تھا اور یہی آٹھویں ترمیمی بل کو متفقہ طور پر پاس کرنے کی اور بعض اراکین سینٹ کے ساتھ ان کے سمجھوتے کی بنیاد تھی کہ حکومت سینٹ کے موجودہ اجلاس میں یہ بل سینٹ ہی میں پیش کرے گی سرکاری روزنامے کی یہ اطلاع سراسر اس سمجھوتے کی خلاف ورزی ہے اور حکومت کے اس پروگرام سے ایوان کے استحقاق کی خلاف ورزی ہوئی ہے میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ اس پر ایوان میں غور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب محترم وزیر عدل و انصاف جناب اقبال احمد خان صاحب۔

جناب اقبال احمد خان: جناب چیئرمین! یہ خبر جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔ میری نظر سے نہیں گذری لیکن میں اس کی تردید کرتا ہوں یہ خبر درست نہیں ہے۔ جیسا کہ جناب وزیر اعظم صاحب نے اس ایوان میں اعلان فرمایا تھا نواں ترمیمی بل سینٹ کے حالیہ اجلاس میں پیش کیا جائیگا جنوری کا انتظار نہیں کیا جائیگا۔ میں نے مولانا سے

ایوان سے باہر بھی گذارش کی ہے غالباً اس سلسلہ میں ان کی تشفی ہوگئی ہو گی اور میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ حالیہ اجلاس میں ہی اسے پیش کیا جائے گا لیکن فنی بنیاد پر یہ تحریک استحقاق inadmissible ہے کیونکہ یہ خبر بہت پرانی ہے جس کا کہ انہوں نے حوالہ دیا ہے میرا خیال ہے کہ میری اس گذارش کے بعد کہ اس کو حالیہ اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا وہ پریس نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : تو پھر مسئلہ ہی ختم ہوگیا۔

مولانا کوثر نیازی : نہیں جناب مسئلہ تو انہوں نے کھڑا کر دیا کہ یہ بہت پرانی خبر ہے۔ گذارش یہ ہے کہ ۲۰ نومبر کو کوئی اجلاس تو تھا نہیں۔ سینیٹ سیشن نہیں تھا تو کیا کرتے۔ ہم یہ تحریک استحقاق کہاں پیش کرتے۔

جناب اقبال احمد خان : سینیٹ سیکرٹیریٹ کھلا تھا اور جو تحاریک دی جاتی ہیں ان کا یہ طریقہ کار ہوتا ہے یہ ۲۰ کو hand over کر دیتے تو یہ بالکل in time ہوتی۔

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! ۲۵ نومبر کو یہ پیش کی گئی۔ انہوں نے اب تک پاکستان ٹائمز نہیں پڑھا۔ ہم نے پانچ دن میں بھی پاکستان ٹائمز پڑھ لیا تو پھر ہمیں تو سرٹیفکیٹ دینا چاہیئے۔ جناب والا! ایک تو یہ گذارش ہے اگر اس طرح کی خبریں سرکاری پریس میں چھپتی ہیں تو حکومت کو Contradict تو کرنا چاہیئے کہ یہ خبر صحیح ہے یا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : حکومت اب آپ کو assurance کرا رہی ہے اس سے زیادہ اور کیا کر سکتی ہے۔

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! ان اخبارات کو کئی سالوں کی پرانی عادتیں پڑی ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ ٹھیک ہو جائیں گی۔

مولانا کوثر نیازی : یعنی آٹھ سال کی عادتیں۔

جناب اقبال احمد خان : دس سال، بارہ سال کی۔

مولانا کوثر نیازی : اچھا۔ اچھا جناب دوسری گذارش یہ ہے کہ یہ خبر کہ نواں ترمیمی بل جنوری میں پیش کیا جائے گا کیا یہ خبر بھی غلط ہے کہیں ایسا تو

[Maulana Kausar Niazi]

نہیں ہے کہ ٹیکنیکل بنیاد پر وزیر صاحب یہ کرتے جائیں کہ سینٹ کا اجلاس adjourn کرتے جائیں اور prorogue نہ ہو اور پھر سال یا چھ مہینے گذر جائیں اور کہیں کہ سیشن تو Continue کر رہا ہے۔

جناب اقبال احمد خان: میں عرض کرتا ہوں کہ آئین کے مطابق یہ سال ۳۱ دسمبر تک ہوگا۔ جس کے بارے میں تحریک استحقاق آپ نے ہی پیش کی ہے اور یکم جنوری سے نیا سال شروع ہوگا اور سینٹ کا بھی نیا ہی کاروبار شروع ہوگا اور وہیں سے دن گننے ہیں یہ prorogue ہی ہوگا adjourn ہو ہی نہیں سکتا۔ ۳۱ دسمبر کے بعد۔ اس کو پہلے Prorogue کرنا ہوگا۔ کیونکہ آئین میں یہی دیا ہوا ہے۔ میں پھر یقین دلاتا ہوں کہ اس اجلاس میں جو ۱۹۸۵ء کے اندر ہوگا یہ بل پیش کر دیا جائے گا۔

مولانا کوثر نیازی: جناب والا میں ڈبل شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے ہماری پہلی استحقاق کی تحریک کے ضمن میں بھی خاصی روشنی ڈال دی ہے اور ہمارے پوائنٹ آف ویو کو تسلیم کر لیا ہے کہ ۳۱/ دسمبر تک، کیلنڈر ایئر کا جو disputed مسئلہ تھا وہ ان کی توضیح سے صاف ہو گیا ہے۔

جناب اقبال احمد خان: میں نے پہلے بھی ڈسپیوٹ (dispute) نہیں کیا تھا۔ میں نے اس وقت بھی عرض کیا تھا کہ آپ ۱۷۰ دن کہتے ہیں، آپ کو ۹۰ دن کی بات کرنی چاہیئے۔ جب وہ موشن آئے گی تو میں آئین کے مطابق جو گذارشات ہیں وہ عرض کروں گا اور انشاءاللہ یہاں آئین کی کسی شق کی خلاف ورزی نہیں کی جائے گی۔

مولانا سمیع الحق: کیا ہمارے محترم بھائی اقبال احمد صاحب یہ ضمانت بھی ہمیں دے رہے ہیں کہ ذاں ترمیمی بل پیش کرتے ہی اجلاس کو ایڈجرن تو نہیں کیا جائے گا۔

جناب اقبال احمد خان: میں اپنی رائے کو ہاؤس پر امپوز نہیں کر سکتا اور نہ ہی آپ کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تو کیا آپ موشن کو واپس لیتے ہیں۔

مولانا کوثر نیازی : واپس لینے کا کیا مطلب ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس کا مطلب ہے کہ آپ پریس نہیں کرتے ۔

Maulana Kausar Niazi : Not pressed.

Mr. Javed Jabbar : Point of Order, Sir. Two distinguished members of the Senate are occupying the gallery in violation of the rules.

Mr. Deputy Chairman : Well, they would have heard it themselves. They have heard it....interruptions....

Mr. Deputy Chairman : Privilege Motion No. 33. Mohammad Tariq Choudhary.

PRIVILEGE MOTION *RE:* WILFUL ATTEMPT TO COLLIDE WITH THE CAR OF A SENATOR

جناب محمد طارق چوہدری : میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ کل بتاریخ ۹ دسمبر ۱۹۸۵ء ۳ بج کر ۱۰ منٹ پر میں زیرو پوائنٹ اسلام آباد سے اسمبلی کی طرف آ رہا تھا ۔ آبپارہ چوک کراس کرنے کے بعد ٹریفک سارجنٹ کی ایک موٹر سائیکل نے مجھے ایک طرف ہو جانے کا اشارہ کیا ۔ اس اشارے کے بعد میں دائیں لین سے بائیں لین میں آ گیا ۔ جب ایک تیز رفتار پولیس جیپ نے مجھے کراس کرتے ہوئے دوبارہ اشارہ کیا جس پر میں نے بائیں لین پر چلاتے ہوئے مزید رستہ دے کر اپنی رفتار کو کم کر لیا تاکہ پیچھے آنی والی گاڑیاں جن کے لئے پولیس جیپ رستہ clear کروا رہی تھی ، گزر جائے ۔ اسی اثناء میں وزیراعظم پاکستان محمد خان جونیجو کی کار نے مجھے اوورٹیک کیا ، وزیر اعظم کی کار کے پیچھے آنے والے وزیر اعظم کے سکواڈ کی دو کاروں نمبر ۹۱ ؍؍ ایل ای ایم اور ۹۲ ؍؍ ایل ای ایم نے مجھے کراس کرتے ہوئے ۹۲ ؍؍ ایل ای ایم نے میری کار کو سائیڈ مار کر گرانے کی کوشش کی لیکن میں نے اپنی کار کو تیزی کے ساتھ سڑک کے نیچے کچی جگہ پر اتارتے ہوئے بریک لگائی جس کے سبب میری کار اس ہولناک ٹکراؤ سے بچ گئی ۔ وزیراعظم کے سکواڈ نے وزیراعظم کی موجودگی میں شاہ سے وفاداری کے اظہار

[Mr. Muhammad Tariq Chaudhry]

میں سڑک پر چلتے رہنے کی سزا دینے کے لئے ایسا کیا۔ ان کی اس کارروائی سے میری زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہوگیا تھا کیونکہ ٹرالنر نما یہ کار میری چھوٹی سی کار کے پرخچے اڑا دیتی۔ ان کی اس حرکت سے میری نقل و حرکت کی آزادی اور راہ چلنے کی حق تلفی اور ہماری زندگی کی حفاظت کے ذمہ دار ملازموں اور حکمرانوں کے ہاتھوں، زندگی کو شدید خطرات لاحق ہوئے۔ لہٰذا میں اپنے اس استحقاق کے خلاف ہونے والی اس کارروائی کو ایوان کے نوٹس میں لاتے ہوئے مطالبہ کرتا ہوں کہ اس واقعہ کے ذمہ دار افراد کے مسئلہ کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر کے چھان بین کرتے ہوئے متعلقہ افراد کے خلاف کارروائی کی جائے اور ایسی حرکت کے مرتکب لوگوں کے لئے سزا تجویز کی جائے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر کچھ عرض کروں۔

Mr. Iqbal Ahmed Khan : opposed.

جناب ڈپٹی چیئرمین : نہیں، میرے خیال میں ضرورت نہیں، وزیر متعلقہ اپوز کر رہے ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین! یہ مقدس گائے نہیں ہے۔ اس لئے آپ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کے بارے میں تھوڑی وضاحت کروں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : آپ نے پڑھ تو لیا ہے۔

جناب محمد طارق چوہدری : جی، پڑھ تو لیا ہے۔ لیکن آپ پہلے ہمیشہ وضاحت کا موقع دیتے رہے ہیں۔ یہ گائیں اتنی مقدس ہوگئی ہیں، ہوں گی مقدس، لیکن ہم ان کو پوجتے نہیں، اس لئے ہمیں کچھ کہنے کا موقع دیا جائے کہ میں اس کی وضاحت کروں اور خاص طور سے میں اس کو شیخ سعدی کی ایک حکایت سے شروع کرنا چاہتا ہوں۔

جناب اقبال احمد خان : جناب چیئرمین! میں ان کی وضاحت سے قبل عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ویسے جس طرح چاہیں، معزز رکن اظہار خیال فرمائیں، یا کسی موشن پر ارشاد کرنا چاہیں، اگر اجازت ہو تو کرتے رہیں۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ پرولج موشن بنتی بھی ہے یا نہیں۔ رول ۵۷ میں دیا ہوا ہے۔

Rule 57—A member may, with the consent of the Chairman, raise a question involving a breach of privilege either of a member or of the Senate or of a Committee thereof.

اب جناب اگر راستے میں کوئی واقعہ پیش آجاتا ہے ، میں اس بات کی تردید نہیں کرنا چاہتا کیونکہ جو کچھ معزز سینیٹر نے کہا ہے وہ درست ہی کہا ہوگا مگر اس سے پرویلیج موشن نہیں بنتی اگر ایسا کوئی ہوا تھا تو

Better he should have gone to some police station. He should have lodged a report.

جب ان کے پاس کاروں کے نمبر ہیں ، وہاں جا کر واقعہ کی رپورٹ کراتے پولیس پکڑ کر ان کو اندر کر دیتی یا جو بھی کوئی مجرم پایا جاتا ، اسے سزا دی جاتی میں عرض کرتا ہوں کہ اس سے پرویلیج کہاں سے بریچ ہوگیا ۔ اس لئے جو پرویلیج موشن انہوں نے پیش کی ہے اس میں انہوں نے سارے واقعہ کی مکمل تفصیل دی ہوئی ہے ، پوری تقریر اس کے اندر موجود ہے میری یہ گذارش ہوگی ، کہ پہلے ایڈمیسیبلٹی کا فیصلہ کر لیا جائے اس کے بعد وہ سارا دن ارشادات فرماتے رہیں ، آپ کی اجازت سے ، مجھے کیا اعتراض ہوگا ۔

Mr. Deputy Chairman : Motion is ruled out under Rule 59 (3).

جناب محمد طارق چوہدری : جناب چیئرمین ، میں شاہ سے اس وفاداری کے اظہار پر احتجاج کرتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میں فاضل ممبر کو کہوں گا کہ وہ derogatory remarks سے اجتناب کریں ۔

جناب محمد طارق چوہدری : میں آپ سے احتجاج کرتا ہوں کہ یہ جو مقدس گائیں ہیں ، آپ ان کو مقدس ....

(مداخلت)

رائے منصب علی خان : یہ غلط بات ہے ۔ آپ چیئرمین کے خلاف کوئی آواز نہیں اٹھا سکتے ۔

جناب اقبال احمد خان : یہ غلط بات ہے اور انتہائی نامناسب بات ہے میں اس پر پروٹیسٹ کرتا ہوں

کہ چیئرمین کی رولنگ کے خلاف اس قسم کے الفاظ کہے جائیں اگر اس ایوان میں چیئرمین کا احترام ہی نہیں رہے گا تو یہ ایوان کیسے چلے گا اور اس کے ساتھ ہی ہمارے ایوان کی عزت ہے مجھے افسوس ہے معزز سینیٹر نے اس قسم کے کلمات کہے ہیں، آج تک چیئرمین کی رولنگ کے بارے میں اس قسم کی بات کبھی کسی نے نہیں کی۔ جان تو بیٹھے بیٹھے بھی جا سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: انہوں نے کچھ میرے متعلق کہا ہے۔ انہوں نے کیا کہا ہے۔ کیا کچھ میرے متعلق کہا ہے؟

جناب اقبال احمد خان: جناب، ان الفاظ کو میں ریپیٹ نہیں کرنا چاہتا۔

Mr. Deputy Chairman : If he has said, it is immaterial.

اب ایڈجرنمنٹ موشن لئے جاتے ہیں۔ جناب عبدالرحیم میرداد خیل نمبر ۲۲۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۸۵ء کو روزنامہ مشرق کوئٹہ میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ناڑوا مائینز میں ۳۵۰ مزدور کام کرتے ہیں۔ وہاں اچانک کام بند کر دیا گیا اور کمپنی کی تمام مشینری، حفاظتی سامان، آلات، تمام کے تمام توڑ دیئے گئے کان سے نکلے ہوئے کوئلے کے اسٹاک کو حملہ آور زبردستی لے گئے۔ اور مزدوروں کے لئے کام پر اور راشن لے جانے والی سڑکوں کو بھی کنڈم کر دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ جو مزدور بچ گئے ہیں ان کو بند کر دیا گیا۔ اس اقدام سے ساڑھے تین سو مزدور بے روزگار ہو گئے ہیں اور ان کے بال بچے بھی اس وقت فاقہ کشی کے عالم میں ہیں۔ اس عظیم جرم کی وجہ سے کوئلہ کان کے محنت کشوں میں بے چینی اور افراتفری پیدا ہوئی ہے۔ لہٰذا ایوان اس اہم مسئلہ پر غور فرمائے۔ تحریک التواء کے ساتھ تمام کاغذات منسلک ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! صوبہ بلوچستان ایک حساس صوبہ ہے اور اس صوبے میں جو مزدور کام کرتے ہیں وہ ڈھائی تین ہزار فٹ گہرائی میں جا کر، اپنی جان پر کھیل کر محنت سے کام کرتے ہیں۔ اسی کام کے نتیجے میں ملک کے کونے میں فیکٹریاں اور

ادارے چلتے ہیں۔ کوئلہ کی کان کا مزدور سب سے زیادہ محنت کرتا ہے اور جفاکش ہوتا ہے۔ یہاں محنت کرنے کے لئے سوات، دیر، چترال، کوہاٹ، بنوں اور مردان کے علاوہ دیگر دور دراز علاقوں سے لوگ آتے ہیں۔ اور وہاں کام کرتے ہیں لیکن ان کمپنیوں کے مزدور عدم تحفظ میں وہاں کام کرتے ہیں۔ مزدوروں کا مال ان کی چارپائیاں اور ان کے ساتھ سامان کو پھینکا گیا میں خود وہاں معائنہ کرنے گیا پھر میں نے کہا کہ آپ کا مزدوروں سے کوئی واسطہ نہیں ہے آپ آپس میں بات کر سکتے ہیں لیکن مزدوروں کو بیروزگار نہیں کیا جا سکتا۔ لہٰذا اس وقت ساڑھے تین سو مزدور بیروزگار ہیں اور اس کے علاوہ جو ان کے خاندان متاثر ہوئے ہیں تو اس پر ہمیں یہ کہنا ہے کہ ان کے لئے روزگار مہیا کرنے کے لئے وفاقی حکومت اس پر خصوصی توجہ دے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کیا آپ تحریک کی مخالفت کرتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد اسد خان: جناب چیئرمین! یہ ایک خالصتاً صوبائی مسئلہ ہے اس میں وفاقی حکومت کا قطعاً کوئی دخل نہیں ہے جس معاملے کی بات ہو رہی ہے وہ کلیتاً صوبہ بلوچستان کی حکومت کا معاملہ ہے۔ اگر آپ ارشاد فرمائیں اور فاضل رکن یہ چاہیں تو کچھ اطلاع میرے پاس ہے جو میں ایوان کے سامنے رکھ سکتا ہوں لیکن یہ ساری معلومات ہم نے صوبہ بلوچستان کی حکومت سے اکٹھی کی ہوئی ہیں جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہمارا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا! یہ تفصیل جو ہے آپ ایوان کے سامنے پیش کریں۔ ذرا وضاحت ہو جائے اگر صوبائی مسئلہ ہے تو آخر ہم بھی صوبے کے لوگ ہیں وہاں سے یہاں آئے ہیں تو ہم نے وہاں ان کے تحفظ کے لئے ان کی آواز کو اس ایوان میں اٹھانا ہے اور اگر آپ ہمیں فٹ بال کی طرح وہاں بھیجتے ہیں تو پھر ہم کہاں کے رہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تحریک التواء کا مسئلہ تو آپ نے اٹھا لیا ہے۔ تحریک التواء کا معنی یہی ہوتا ہے کہ مسئلہ اٹھایا گیا۔ سپاٹ لائٹ میں آ گیا۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: جناب والا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں بی آر بی والوں کو بھیجا وہ ناکام ہوئے اور وہاں کام بالکل بند ہے اور اس میں ان کی بہت سی

[Mr. Abdur Rahim Mir Dad Khel]

مشینری کو نقصان پہنچایا گیا ہے اگر وہاں ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں تو پھر تمام کمپنیاں جو مائن اونر ہیں ان کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ صنعت کو نقصان پہنچتا ہے۔ ملک کو نقصان پہنچتا ہے اور اس میں مزدوروں کو بھی سب سے زیادہ نقصان پہنچتا ہے دونوں طرف کا نقصان ہے بلکہ تیسرا حکومت کا بھی نقصان ہے کیونکہ حکومت ان سے ٹیکس لیتی ہے۔ آخر ان کا بھی کچھ ہونا چاہیئے۔

ڈاکٹر محمد اسد خان: جناب چیئرمین! فاضل رکن کے پاس ساری اطلاع موجود ہے اس لئے شاید میں اس میں کچھ اضافہ نہ کر سکوں۔ اگر وہ مؤثر کارروائی چاہتے ہیں تو اس کے لئے انہیں چاہیئے کہ وہ صوبائی ایڈمنسٹریشن یا صوبائی اسمبلی میں تحریک التواء پیش کروائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: یہ صوبائی مسئلہ ہے لیکن اگر آپ بھی صوبے کو لکھ کر بھیج دیں۔ تو کوئی حرج نہیں ہے کہ یہ مسئلہ یہاں اٹھایا گیا۔

ڈاکٹر محمد اسد خان: جناب چیئرمین! ہم آپ کی ہدایات کی تعمیل کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے جی۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل: ٹھیک ہے جناب۔ لیکن میں صرف اتنا عرض کروں گا کہ

تو قادر و عادل ہے مگر تیرے جہاں میں
ہیں تلخ بہت بندہ مزدور کے اوقات

میں اس کے ساتھ پریس نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ۔ محترم پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

ADJ : MOTION ; RE : VIOLENCE AGAINST TWO STUDENTS IN COLLEGE PREMISE AT LAHORE

Prof. Khurshid Ahmed: Sir, I beg to move that the normal business of the House be adjourned to consider an issue of recent occurrence and overriding national importance *viz.* a student of M.A. Muhammad Nawaz, has been beaten to death in the premises of Dayal Singh College, Lahore on 21st October, 1985 and an other student Hafiz Allah Ditta of Islamia College, Civil Lines, Lahore, was shot

dead about a week ago. Both the students have been victims of violence against peaceful students, who have been put to death within the premises of educational institutions. This has angered the student community not only in Lahore but throughout the country and has created a situation which may prove explosive. The Government has failed to protect the lives of the students even within the premises of the educational institutions during working hours. This also exposes the total failure of the alleged policy of banning students Unions with a view to eradicate violence from the educational institutions as violence has actually increased and not decreased. The House expresses grave concern over this situation and demand immediate and effective action from the Government.

جناب ڈپٹی چیئرمین ! میں اس قرارداد کی ایڈمیسیبلٹی کے بارے میں چند باتیں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ واقعہ ایک فوری نوعیت کا ہے اس لئے کہ ۲۱ اکتوبر کو یہ واقعہ ہوا ہے اور ۲۲ اکتوبر کو میں نے یہ تحریک التواء ایوان کی خدمت میں پیش کر دی تھی۔ اگر ڈیڑھ ماہ کے بعد یہ زیر سماعت آئی ہے تو اس میں میرا کوئی قصور نہیں۔ یہ آپ کے ضابطوں اور سینیٹ کے اجلاس کے ملتوی ہو جانے کی وجہ سے ایسا ہوا۔ اس لئے فنی اعتبار سے یہ واقعہ فوری نوعیت کا رہتا ہے۔ یہ واقعہ قومی اہمیت کا بھی ہے کسی ایک فرد کی جان کا ضائع ہونا ظلم زیادتی اور تشدد کے ذریعے سے یہ پوری قوم کے لئے ایک بہت بڑا المیہ ہے آپ کو معلوم ہے کہ قرآن پاک نے یہ اصول پیش کیا ہے کہ ناحق ایک انسان کی جان کا تلف کیا جانا پوری انسانیت کے تلف کئے جانے کے مترادف ہے اس لئے کہ اگر ایک بھی خون ناحق ہوتا ہے تو وہ ایک اتنا اہم واقعہ ہے کہ ہمیں اس کا پورا پورا نوٹس لینا چاہیئے کہ تعلیمی اداروں میں برابر قتل و غارت کا بازار گرم ہے اور ہم سے کہا گیا تھا کہ طلباء یونینز ان تمام چیزوں کی ذمہ دار ہیں اس لئے ہم ان پر پابندی لگا رہے ہیں ڈیڑھ سال پہلے یہ پابندی لگی۔ لیکن وزیر تعلیم نے اس سے پہلے اسی معزز ایوان کے سامنے یہ بات رکھی تھی کہ پچھلے ساڑھے سات سال میں ۱۸ طلباء کا قتل ہوا ہے جس کی بناء پر ہم مجبور ہو کر یونینز کو بند کر رہے ہیں۔ لیکن جناب والا! ان ۱۸ مہینوں میں ان دو قتل کے واقعات کو شامل

[Mr. Deputy Chairman]

کرتے ہوئے پاکستان کے تعلیمی اداروں میں ۱۴ طالب علم مارے جا چکے ہیں جن میں سے ۸ سندھ میں ۵ پنجاب میں اور ایک سرحد میں ان ۱۸ مہینوں میں مارے گئے ہیں۔

یہ ایک قومی اہمیت کا معاملہ ہے۔ یہ بات بھی کہی جا سکتی ہے کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہر وہ واقعہ جس کے اثرات پورے ملک پر حاوی ہو جائیں وہ ایک علاقائی یا صوبائی مسئلہ نہیں رہتا۔ گو یہ دونوں واقعات لاہور میں ہوئے ہیں لیکن ان کے نتیجے کے طور پر پورے پنجاب میں سرحد میں کراچی میں طلباء نے ہڑتال کی ہے ہنگامے ہوئے ہیں احتجاج ہوئے ہیں اس طرح یہ مسئلہ ایک قومی مسئلہ ہے پھر یہ بات بھی آپ کے سامنے رہنی چاہیئے۔ کہ گو تعلیم ایک صوبائی سبجیکٹ ہے لیکن تعلیم کے سارے مصارف مرکز سے ادا ہو رہے ہیں اور خصوصیت سے اب جو نیا تعلیمی سیس لگا ہے یہ ایک مرکزی ٹیکس ہے اور اس مرکزی ٹیکس سے تعلیم کے سارے مصارف پورے کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے دراصل تعلیم کی دنیا میں ان واقعات کا ہونا اور اس سے پورے ملک کی تعلیمی زندگی کا متاثر ہونا اس مسئلے کو ایک قومی مسئلہ بنا دیتا ہے۔ جناب والا! ان وجوہ کی بناء پر میں یہ درخواست پیش کر رہا ہوں کہ اس ایوان کی کارروائی کو معطل کر کے اس مسئلے پر غور کیا جائے تاکہ ہم تعلیمی دنیا میں امن قائم کرنے کے بارے میں نئی پالیسی کو بنا سکیں اور حکومت کو متوجہ کیا جا سکے کہ کس طرح ان مسائل کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ آج یہ بچے مارے گئے ہیں کل دوسرے بچے مارے جائیں گے اور ہمارا تعلیمی معیار برابر گر رہا ہے اور تشدد برابر بڑھ رہا ہے۔ اس کا تدارک ضروری ہے۔ شکریہ۔

Mr. Shah Muhammad Khuro: (State Minister for Interior). Sir. I oppose the motion on the ground that the information which we have collected from the Government of Punjab is that the students of Islamia College Civil Lines led by islami Jamiat-e-Tulba went in the form of a procession to Dayal Singh College in order to have the College closed in protest against Hafiz Allah Ditta's death a few days earlier. As a result of firing between the students of Islami-Jamiat-Tulba and Muslim Students Federation in the premises of Dayal Singh College during the violent clashes with the students of Dayal Singh College led by Muhammad Nawaz, a student of M.A. Economics died. The death occurred purely due to inter-students clashes and police had no hand in it. The police only intervened to disperse the students. Unless the College authorities

requested the police to enter the college premises, they refrained from doing so. Sir, the matter is subjudice and the motion is inadmissible on the following grounds. Rule 71 (f) of the Rules of Procedure of the Senate, 1973 provides that it shall relate to a matter which is primarily the concern of the Government or to a matter in which the Government has a substantial financial interest. Since the matter of law and order is parimarily the Provincial subject, therefore, the motion is not admissilbe Sir.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! میں وزیر موصوف کا ممنون ہوں۔ انہوں نے اپنا ورشن پیش کرنے کی کوشش کی لیکن مجھے دکھ کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ ایوان کو صحیح معلومات فراہم نہیں کی گئیں جو ہر ایک وزیر کا حق ہے اور اس ایوان کا استحقاق ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ محمد نواز کا قتل جو ہے یہ کسی فائرنگ میں نہیں ہوا۔ سارے اخبارات آپ اٹھا کر دیکھ لیجئے کوئی پروسیشن نہیں تھا۔ کوئی ہنگامہ نہیں ہوا۔ کوئی کلیش کا واقعہ بھی نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ اس کے اندر گولی بھی نہیں چلی کلب (club) کے مارنے سے یہ واقعہ ہوا، اور اگر آپ ریکارڈ کو دیکھنا چاہیں تو آپ کو معلوم ہوگا، کہ متعلقہ کالج کا پرنسپل پچھلے دو ماہ سے لوکل ایڈمنسٹریشن کو برابر متوجہ کر رہا ہے کہ یہاں ایک گروپ آ رہا ہے۔ مختلف طریقے سے سٹوڈنٹس کی زندگی کو متاثر کر رہا ہے، تعلیمی نظام کو درہم برہم کر رہا ہے جیپوں پر بیٹھ کر یہاں آتے ہیں، گولیاں چلاتے ہیں۔ کوئی اقدام نہیں کیا گیا سارا ریکارڈ موجود ہے تقریباً ڈیڑھ ماہ سے برابر یہ چیز ہو رہی تھی۔ لیکن اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا گیا، اور اس کے بعد یہ واقعہ رونما ہوا۔ اس وقت کوئی کلیش نہیں ہوا، کوئی ہنگامہ نہیں تھا، کوئی جلوس نہیں تھا۔

دراصل ایڈمنسٹریشن کا یہ failure ہے جو تعلیمی اداروں میں امن و امان قائم کرنے کے لئے ذمہ دار ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہے ہیں۔ اور خواہ اس میں اسلامی جمعیت طلباء ہو، ایف ایس ایف ہو یا کوئی دوسرا۔ سیاسی حدود کے اندر جمہوری ذرائع سے آراء کا اظہار ان کا بھی حق ہے اوروں کا بھی حق ہے لیکن violence کسی ایک کا بھی حق نہیں ہے

[Prof. Khurshid Ahmed]

اور آپ کی حکومت، لاء اینڈ آرڈر والے بھی اور تعلیمی ادارے والے بھی یہ دونوں تعلیمی اداروں کے اندر لاء اینڈ آرڈر نافذ کرنے میں ناکام رہے ہیں اور اس ایشو کو آپ کے سامنے لانے کا مقصد ہی یہ ہے کہ حکومت سہل انگاری کے ساتھ ان معاملات کو نہ لے اور اس سلسلے میں جانبداری کا رویہ اختیار نہ کرے۔ بلکہ کوشش کرے کہ تعلیمی ماحول تعلیم کے لئے سازگار ہو سکے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: گذارش یہ ہے کہ اڈجرنمنٹ کا جو مقصد ہے۔ وہ پروفیسر صاحب نے پیش کر دیا۔ اور اب پروفیسر صاحب ہی راہنمائی فرمائیں کہ یہ رولز "قانون، "قاعدہ جو ہے اس کے حساب سے تو یہ صوبائی معاملہ ہے چاہے ہم اسے جہاں تک بھی کھینچ کرے جائیں۔ تو میرے خیال میں وہ — (مداخلت)

پروفیسر خورشید احمد: یعنی اگر آپ یہ سمجھتے ہیں، میں نے تو یہ بات کہی ہے کہ وزیر موصوف نے ابھی جو بات کہی اس بنیاد پر کہ اس میں مرکز کا فنانشل انٹرسٹ ہے میں نے تو دلیل یہی دی تھی .... (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: حضور میں تو آپ سے اس پر رہنمائی چاہتا ہوں۔

پروفیسر خورشید احمد: میں تو یہ قرارداد لایا ہوں یہی رہنمائی ہے۔ اگر میں یہ نہ سمجھتا کہ اس کو یہاں آنا چاہیئے تو میں نہ لاتا اب وزیر صاحب کا کام ہے۔ اور انہوں نے دلیل یہ دی ہے کہ فنانشل انٹرسٹ مرکز کا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: وہی میں نے کہا ہے کہ جہاں تک اسے کھینچیں یہ پھر بھی صوبائی مسئلہ رہتا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ تو آپ کا حق ہے میں تو اپنی بات پیش کر چکا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: تو آپ اسے پریس نہیں کرتے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں پریس کرتا ہوں۔ آپ اسے رول آؤٹ کر سکتے ہیں۔

Mr. Deputy Chairman : It is ruled out of order. It is a provincial matter Maulana Kausar Niazi. Adjournment Motion No. 47.

ADJOURNMENT MOTION RE: POLITICIANS NOT PERMITTED TO PARTICIPATE IN A MEETING AT KARACHI

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میری تحریک التوا کا متن یہ ہے۔ ایک خبر کے مطابق ایم آر ڈی کے ممتاز راہنماؤں نواب زادہ نصراللہ خان، عبدالولی خان، مسٹر غوث بخش بزنجو اور مولانا فضل الرحمٰن کو سندھ میں داخل ہونے سے روک دیا گیا ہے۔ نواب زادہ صاحب اور بزنجو صاحب کراچی پہنچ چکے تھے۔ انہیں واپس بھیج دیا گیا ہے، ائر مارشل (ریٹائرڈ) اصغر خان پر بھی ایسی پابندی لگ چکی ہے، یہ صورت حال ملکی امن وامان، استحکام اور بحالی جمہوریت کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کے مترادف ہے۔ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ ایوان کی کارروائی روک کر اس صورت حال پر بحث کی جائے۔

جناب چیئرمین! بادی النظر میں تو یہ مسئلہ صوبائی نظر آئے گا اور یہی کہہ کر سرکاری بنچ جان چھڑانے کی کوشش کریں گے کہ یہ صوبائی حکومت کا کیا دھرا ہے اس سے مرکزی حکومت کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن اردو کا جو ایک مشہور شعر ہے۔

ے مگس کو باغ میں جانے نہ دیجیو
کہ ناحق خون پروانے کا ہو گا

یہ بات بھی کچھ ایسی ہی ہے بظاہر مکھی کے باغ میں جانے سے پروانے کے خون کا کوئی تعلق نہیں بنتا۔ لیکن انجام کار بن جاتا ہے اسی طرح بظاہر یہ مسئلہ صوبائی ہے۔ لیکن جو اس کے نتائج ہوتے ہیں وہ in the long run سیاسی جبر کا اور سیاسی راہنماؤں پر پابندیوں کا جو نتیجہ برآمد ہو گا وہ آخر کار مرکزی حکومت ہی کا درد سر ہو گا، یہ لاء اینڈ آرڈر پیدا ہو گا اور پورے ملک میں پیدا ہو گا اس سے بحالی جمہوریت کے جو واضح امکانات پیدا ہو رہے ہیں وہ بھی خرابی کا شکار ہو جائیں گے۔

دوسری گذارش یہ ہے جناب والا! کہ یہ ملک فیڈریشن ہے اور فیڈریشن

[Maulana Kausar Niazi]

میں صوبے ہیں ملک نہیں ہیں۔ ایک صوبے سے دوسرے میں جانے کے لئے کسی پاسپورٹ کی ضرورت نہیں ہے نہ کسی ویزے کی ضرورت ہے لیکن بدقسمتی سے اب حکومت جس طرح کی پابندیاں لگا رہی ہے سیاسی راہنماؤں پر، اس سے یہ تاثر ملتا ہے جیسے یہ صوبے نہیں ہیں خدانخواستہ ملک ہیں، اور فیڈریشن کا جو تصور ہے اس کو مجروح کیا جا رہا ہے اور کنفیڈریشنلزم کو پروان چڑھانے کی نادانستہ کوشش کی جا رہی ہے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ اب صوبے جو ہیں الگ الگ ملک ہیں اور ان میں جانے کے لئے بھی ہمیں باقاعدہ سرکاری اجازت کی ضرورت ہے۔

اس لئے میں گزارش کروں گا کہ حکومت جو ۳۱ دسمبر تک مارشل لاء اٹھانے کے بار بار اعلانات کرچکی ہے اس کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ سیاسی راہنماؤں پر اس طرح کی پابندیاں لگائے۔ اس سے ملکی امن و امان خطرے میں پڑے گا ملک میں ایجی ٹیشن پیدا ہوگی اور ۳۱ دسمبر تک مارشل لاء اٹھانے کے حکومت کے جو منصوبے ہیں خدانخواستہ وہ بھی متاثر ہو سکتے ہیں اس لئے میں گزارش کروں گا کہ یہ مسئلہ پوری طرح مرکزی حکومت کا مسئلہ ہے اور قومی نوعیت کا مسئلہ ہے یہ تمام راہنما قومی اہمیت کے حامل ہیں۔ اس لئے اس مسئلے پر اس ایوان میں بحث ہونی چاہیئے۔

Mr. Shah Muhammad Khuro: The three adjournment motions on the same subject No. 47, 48 and 49 should be taken together.

جناب ڈپٹی چیئرمین : وہ فرماتے ہیں کہ اسی سبجیکٹ پہ تین اڈجرنمنٹ موشنز اور بھی ہیں۔

جناب اقبال احمد خان : پوائنٹ آف آرڈر سر ! جناب والا ! کل احمد میاں سومرو صاحب کی اڈجرنمنٹ موشن نمبر ۴۸ کے بارے میں انہوں نے آپ کی خدمت میں گزارش کی تھی کہ یہ موشن نمبر ۴۸ Sunday کو لی جائے چونکہ یہ ایک ہی مضمون پر ہیں لہٰذا تینوں کو آپ Sunday کو لے لیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : مولانا ان تینوں کو اکٹھا کر لیں۔

مولانا کوثر نیازی : ٹھیک ہے۔

Mr. Deputy Chairman : The time is over. Item No. 3 on the agenda.

جناب محترم مقبول احمد خان صاحب وزیر مذہبی امور۔

Mr. Maqbool Ahmad : Sir, I hereby move :

> "That under sub-rule 1 of the Rule 9, 164 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, the time for presentation of Report of the Select Committee on the Enforcement of the Sharia Bill, 1985 be condoned till today".

Mr. Deputy Chairman : The motion before the House is :

> "That under sub-rule 1 of the Rule 9, 164 of the Rules of procedure and Conduct of Business in the Senate, 1973, the time for presentation of Report of the Select Committee on the Enforcement of the Sharia Bill, 1985 be condoned till today".

(The motion was carried)

PRESENTATION OF REPORT OF THE SELECT COMMITTEE ON THE ENFORCEMENT OF SHARIA BILL, 1985

Mr. Deputy Chairman : Item No. 4—Report of the Select Committee.

Mr. Maqbool Ahmed Khan.

Mr. Maqbool Ahmad : Sir, I beg to present the Report of the Select Committee on the Enforcement of Sharia Bill, 1985.

Mr. Deputy Chairman : The Report has been presented.

Mr. Deputy Chairman : Item No, 5—Prof. Khurshid Ahmed Sahib, to move, for the leave to introduce the Freedom of Information Bill, 1985.

THE FREEDOM OF INFORMATION BILL, 1985

Prof. Khurshid Ahmad : Mr. Chairman, with your kind permission, I move :

> "That the leave to introduce the Freedom of Information Bill, 1985, may be granted".

Mr. Deputy Chairman : The motion moved is :

"That the leave be granted to the introduction of the Freedom of Information Bill, 1985".

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! میں اس سٹیج پر اس بل کی مخالفت نہیں کرتا میں یہ عرض کروں گا کہ اگر یہ ہاؤس leave grant کر دے تو پھر یہ سٹینڈنگ کمیٹی میں چلا جائے گا وہاں ہم اس کو دیکھ لیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد : مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

Mr. Deputy Chairman : The queston before the House is :

"That the leave to this Bill be granted".

(The motion was carried)

Mr. Deputy Chairman : The leave is granted.

Prof. Khurshid Ahmed Sahib to introduce the Bill.

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے اس بل کو انٹروڈیوس کرتا ہوں۔

Mr. Deputy Chairman : The Bill stands introduced.

پروفیسر خورشید احمد : اس سٹیج پر آیا اس کے حق میں کوئی بات کہنے کی ضرورت ہے، یا نہیں۔

Mr. Iqbal Ahmad Khan : This Bill now stands automatically referred to the Standing Committee.

Mr. Deputy Chairman : Referred to the Standing Committee.

آئیٹم نمبر ۷ میں یہ لکھا ہوا ہے۔

Discussion on the following resolution moved by Maulana Kausar Niazi.

اور اسی قسم کا ایک محترم امیر عبداللہ روکڑی صاحب کا ہے مگر یہ پہلے دونوں

ریزولوشن ۔ ۱۰ نومبر کو ....

متعدد اراکین : Under discussion ہے جی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اگر کوئی صاحب بولنا چاہے تو بولیں ۔

مولانا سمیع الحق : جناب چیئرمین ! میں اس بل کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ شریعت بل کے بارے میں کیا ہوا ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : وہ تو آگیا ہے ۔

مولانا سمیع الحق : پھر کہاں چلا گیا ہے ۔ نہیں میرا خیال ہے وہ چلا گیا ہے آتے ہی اقبال صاحب نے پھر ایک ٹھوکر ماری ہوگی ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : حضرت وہ یہاں Pending ہے اس کی رپورٹ ابھی یہاں پیش ہوئی ہے ۔

مولانا سمیع الحق : اور اس پر بحث کب ہوگی ؟

جناب اقبال احمد خان : آج رپورٹ Lay کی گئی ہے جب اگلا دن آئے گا اس پر ممبر انچارج جنہوں نے یہ پیش کیا تھا اس کو for discussion موو کریں گے ۔

RESOLUTION ; RE : EARLY REPATRIATION OF BIHARIS LIVING IN REFUGEE CAMPS IN BANGLADESH

مولانا کوثر نیازی : جیسا کہ آپ کے نوٹس میں ہے یہ قرارداد جس کا متن یہ ہے کہ یہ ایوان بنگلہ دیش میں مہاجرین کیمپوں میں رہنے والے بہاریوں کے ساتھ مکمل ہمدردی اور تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ان کی جلد پاکستان واپسی اور مستقل بحالی کے مؤثر انتظامات کئے جائیں ۔

یہ ۱۰ نومبر کو سینٹ کے اجلاس میں میری طرف سے باقاعدہ پیش کی گئی تھی آج میں اس سلسلے میں اپنی مختصر معروضات پیش کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین ! مجھے افسوس ہے کہ اس قرارداد میں مجھے اپنے پاکستانی بھائیوں کو بہاری کہنا پڑ رہا ہے ۔ اگر یہ بہاری ہوتے تو بنگلہ دیش کی حکومت بھارت سے ان کے انخلا

[Maulana Kausar Niazi]

کا مطالبہ کرتی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ اگر یہ بہاری ہوتے تو بھارتی حکومت خود انہیں اپنے ہاں منتقل کرا لیتی اور انہیں بنگلہ دیش کے کیمپوں میں نہ سڑنا پڑتا لیکن ایسا نہیں ہوا۔ جناب چیئرمین! یہ پاکستانی ہیں۔ مگر کیسے پاکستانی کہ آج غیر تو غیر اپنے بھی انہیں بہاری کہہ کر پکارنے پر مجبور ہیں اس لئے کہ یہ غریب کوئی اور تشخص نہیں رکھتے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آزادی وطن کے وقت۔ تقسیم ملک کے وقت بہار کے ان مسلمانوں نے اپنے وطن کے طور پر بنگال کو چنا تھا یا پاکستان کو۔ بنگال کی عظمت اپنی جگہ لیکن بہار کے مسلمان بھی اپنی ثقافت، اپنی تاریخ، اپنے لٹریچر اور اپنی rich back ground کے اعتبار سے ان سے کسی طور کم تر نہ تھے کہ وہ اپنے وطن کو چھوڑ کر اور اپنے خطۂ وطن کو چھوڑ کر، بہار کو چھوڑ کر بنگال کو اپنی مستقل قیام گاہ کے طور پر منتخب کریں۔ انہوں نے اگر بنگال کو منتخب کیا تو اس لئے کیا کہ وہ سب رشتے توڑ کر اپنے آباؤ اجداد کے قبرستان چھوڑ کر، اس خاک وطن کو چھوڑ کر کہ جس میں انہوں نے آنکھیں کھولی تھیں۔ اس دھرتی کے ساتھ قطع تعلق کر کے کہ جس دھرتی نے اب تک انہیں اپنی گود میں لے رکھا تھا، وہ پاکستان کی سرزمین میں آباد ہونا چاہتے تھے۔ ان کے سامنے یہ آدرش تھا کہ وہ اس خطۂ زمین کو اپنا مستقل وطن بنائیں جو اس اسلام کے مقدس نام پر قائم ہوا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! میں مہاجر اور مقامی کی بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن اتنا کہتا ہوں کہ جن کو ہم مہاجر کہتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو راکھ کے ڈھیر اور لاشوں کے انبار چھوڑ کر پاکستان کی سرزمین میں داخل ہوئے، جنہوں نے پاکستان کے لئے جان و مال اور عزت کی قربانی دی۔

مجھے ہے جان سے پیاری وہ صبح جس کے لئے
بہا ہے میرے ستاروں کی انجمن کا لہو!

یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اس انجمن میں روشنی کرنے کے لئے ستاروں کا لہو قربان کیا اور مہاجر تو پھر وہ ہیں جنہوں نے ایک دفعہ قربانی کی ہے لیکن یہ بہاری مسلمان وہ مہاجر ہیں جو دو دفعہ پاکستان کے لئے مہاجر ہوئے ہیں اور جنہوں نے پاکستان کے لئے دو دفعہ ہجرت کی ہے۔ جب مشرقی پاکستان ہماری ہی غلطیوں کی وجہ سے بنگلہ دیش بن گیا اور پھر ان کے سامنے یہ سوال رکھا گیا کہ وہ بنگلہ دیش میں رہنا چاہتے ہیں یا پاکستان

کی سرزمین کو اپنی قیام گاہ کے لئے منتخب کرنا چاہتے ہیں تو یہ وہ پاکستانی ہیں جنہوں نے دوسری دفعہ اجڑ جانا قبول کر لیا دوسری دفعہ بنگلہ دیش کے قیام کو بھی ترک کرنے پر انہوں نے رضامندی کا اعلان کیا اور کہا کہ ہم پاکستان جانا چاہتے ہیں۔ ہم مشرقی پاکستان آئے تھے ہم بنگلہ دیش نہیں آئے تھے۔

جناب چیئرمین! ہم لوگ اسرائیل کو برا کہتے ہیں یقیناً اس کو برا کہنا چاہیئے۔ وہ غاصب ہے۔ اس نے عربوں کی سرزمین پر ناجائز تسلط جما رکھا ہے لیکن دشمن سے بھی بعض پہلوؤں میں سیکھنا چاہیئے اور اسلام بھی کہتا ہے کہ ہمارا سینہ اتنا فراخ ہونا چاہیئے کہ جہاں سے بھی کوئی اچھی بات سامنے آئے اسے قبول کرنے میں ہمیں تامل نہیں کرنا چاہیئے۔ اسرائیل کا طرز عمل یہ ہے کہ جب ایتھوپیا میں قحط پڑا تو اس نے وہاں کے تمام یہودیوں کو ہوائی جہازوں کے ذریعہ نکال لیا۔ دنیا چیختی رہ گئی۔ دنیا میں اسے برا بھلا کہا گیا۔ دنیا بھر میں اس پر اعتراضات ہوئے تنقید ہوئی لیکن اسرائیل نے اس کی پرواہ نہیں کی اور اس نے یہودیوں کو ایتھوپیا سے نکال لیا۔ ایک ہم ہیں کہ ہمارے ہی بھائی بند جنہوں نے پاکستان کی سرزمین کے لئے دو دفعہ اجڑ جانا قبول کیا، جنہوں نے اس ارض وطن کے لئے اتنی گراں بہا قربانیاں دیں۔ جو ہماری ہی آنکھوں کا نور اور ہمارے ہی دل کا سرور ہیں وہ بنگلہ دیش کے کیمپوں میں بھکاریوں کی مانند زندگی گذار رہے ہیں لیکن ہم نے سالہاسال گذر جانے کے باوجود ان کی اس بے بسی اور اس کسمپرسی کی حالت زار پر رحم کھانا بھی گوارا نہیں کیا اور ہم نے کوئی ایسے اقدامات نہیں کئے کہ جن سے ہم انہیں پاکستان کی سرزمین پر جگہ دے سکیں۔

ہم کہتے ہیں کہ ہم پاکستان کو اسلامی ریاست بنا رہے ہیں آٹھ سال سے جناب چیئرمین ہمارے کانوں کے پردے پھٹ گئے۔ اسلام کے نعرے اتنے بلند بانگ نعروں سے اٹھائے گئے کہ پھر وہی بات ہوئی کہ

نام خدا ہماری زبانوں پہ چڑھ گیا
اتنا کہ اس کی یاد دلوں سے اتر گئی

ہم نے اتنا اسلام اسلام کہا، اور ہم نے اسلامی ریاست بنانے کے یہاں دعوے کئے لیکن ہم نے انصار بننا گوارا نہیں کیا ہم نے وہ فرض ادا نہیں کیا جو انصار مدینہ

[Maulana Kausar Niazi]

نے ادا کیا تھا جس طرح انہوں نے مہاجرین کو سینے سے لگایا تھا ہم نے اپنے بہاری پاکستانی مسلمان بھائیوں کو سینے سے لگانے کی کوشش نہیں کی۔

کیا جناب چیئرمین! یہ سمجھا جائے کہ بنگلہ دیش قائم ہونے کے بعد دو قومی نظریہ ختم ہو گیا کیا ہم راجیو گاندھی کی منطق کو endorse کرتے ہیں جب وہ کہتا ہے کہ ایک جغرافیائی لکیر ہے کہ جو مصنوعی طور پر پاکستان اور بھارت کے درمیان کھینچ دی گئی ہے وگرنہ یہ دونوں ایک ہی وطن کے حصے ہیں کیا ہم یہ جانیں کہ بنگلہ دیش بننے کے بعد اب وہاں رہ جانے والے پاکستانیوں کا اس ارض وطن پر کوئی حق باقی نہیں رہا۔

جناب چیئرمین! میں جانتا ہوں کہ بعض لوگوں کے ذہن میں یہ خدشات ہیں کہ اگر وہ لوگ آ گئے اور ایک شہر میں آ کر رہے تو اس سے شاید آبادی کا بیلنس بگڑ جائے گا۔ ہم کب کہتے ہیں کہ انہیں ایک ہی شہر میں رکھیں۔ پاکستان میں چار صوبے ہیں انہیں بکھیر کر آباد کیا جا سکتا ہے۔ انہیں پنجاب میں آباد کیا جا سکتا ہے اگر کوئی اور صوبہ انہیں لینے کے لئے تیار نہ ہو لیکن مجھے معلوم ہے کہ ہر صوبہ اپنے بہاری مسلمان بھائیوں کے لئے اپنا سینہ وا کئے ہوئے ہے کہ وہ آئیں اور وہ ان کے لئے دل کے دروازے کھول دیں۔

اس لئے جناب چیئرمین! میں نے جو یہ قرارداد پیش کی ہے یہ ملت اسلامیہ پاکستان کے جذبات کی آئینہ دار ہے اور یہ ہماری پاکستانی قومیت کا تقاضا ہے کہ ہم اپنی حکومت پر زور دیں کہ وہ بہاری مسلمانوں کی جلد سے جلد واپسی اور یہاں ان کی مستقل آبادکاری کا اہتمام کرے۔ صدر صاحب نے ابھی بنگلہ دیش میں جا کر اس سلسلہ میں بہاری مسلمانوں سے ملاقات کی ہے اور مجھے خوشی ہے کہ انہوں نے بھی اچھے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ جب حکومت کے بھی اس طرح کے خیالات ہیں تو پھر ہاؤس کو متفقہ طور پر زور طریقہ سے یہ قرارداد منظور کرنی چاہیئے تاکہ وہ کام جو ابھی حکومت کے ذہن میں ہے وہ جلد سے جلد عملی جامہ پہنے اور ہم اپنے بہاری پاکستانی بھائیوں کو پاکستان میں خوش آمدید کہہ سکیں۔ شکریہ جناب والا!

جناب ڈپٹی چیئرمین : اسی موضوع پر خان امیر عبداللہ خان صاحب روکڑی کی بھی تحریک ہے۔

مولانا کوثر نیازی : جناب وہ تشریف نہیں رکھتے انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میں ان کی ترجمانی کر دوں۔

جناب عبدالرحیم میرداد خیل : جناب والا ! میں قرارداد پر کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی مولانا کوثر نیازی کی حمایت بھی کرتا ہوں۔ انہوں نے جو تقریر کی ہے میں اسے تکرار موضوع نہیں بنانا چاہتا، اس میں صرف ایک ہی اضافہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ مشرقی پاکستان جن وجوہ کی بناء پر الگ ہوا ہے، اس پر بھی بات کی جائے۔ یہ بہاری لوگ الگ ہوئے بہاری بنے تو یہ کیوں کر بنے اور کس مقصد کے لئے بنے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہاں سے یہاں بہاریوں کو لایا جائے۔ ہم ان کی خاطر آدھی روٹی کو بھی تقسیم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے کہ وہ مسلمان بھائی ہیں اور مسلمان جہاں بھی رہتا ہو اس کے متعلق خود قرآن میں کہا گیا ہے کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔

اس کے ساتھ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ مشرقی پاکستان ہم سے الگ ہوا، اس کے لئے ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی گئی، کمیشن قائم کیا گیا جسکے چیئرمین جناب جسٹس حمود الرحمن تھے۔ میں یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ اس کمیشن کی رپورٹ کو بھی اس ایوان کے سامنے لایا جائے تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے تاکہ حقائق سامنے آئیں کہ یہ کس طرح ممکن ہوا۔ میں نے مختصراً عرض کر دیا ہے میں ایوان کا زیادہ وقت ضائع نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ یہ میری ضمیر کی آواز تھی جو میں نے بلند کر دی ہے۔

Mir Ali Nawaz Khan Talpur : Sir, I am not opposing the resolution but I wish to declare one thing. At least those who have been staying for 25 years in East Pakistan or Bangla Desh they are not prepared to call themselves the people of Bangladesh and when Maulana Niazi has declared that we should open our arms as the Ansars the people of Sind have opened their arms as Ansars. You can collect the figures and see for yourself the people settled in Sind, Sir, and if these

[Mir Ali Nawaz Khan Talpur]

30 lakhs people wish to come here then, they should be distributed equally all over the country.

Mr. Deputy Chairman : Janab Nawabzada Jehangir Shah Jogizai Sahib.

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی : جناب چیئرمین ! اس معاملے میں کوئی مسلمان، یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمارے بھائی مصیبت میں ہوں اور ہم آرام کریں۔ ہر مسلمان کا درد سب مسلمانوں کے لئے مشترک ہے۔

پاکستان اس لئے معرض وجود میں آیا کہ یہ اسلام کا گہوارہ ہوگا۔ یہاں مسلمان اپنے دین کے مطابق زندگیاں بسر کریں گے اور ایک نمونے کے طور پہ دنیا کو یہ دکھائیں گے کہ اسلام دنیا کو کیا تہذیب، کیا انصاف، کیا اخوت اور کیا محبت کا درس دیتا ہے۔ ہمیں ذرا اس تاریخ کی طرف لوٹ جانا ہے جس وقت پارٹیشن ہوا۔ پارٹیشن کے وقت agreed اور not agreed ایریا وجود میں آیا۔ یعنی ایسٹ پنجاب کا ویسٹ پنجاب کے ساتھ تبادلہ تھا۔ اسی طرح ایسٹ بنگال کا ویسٹ بنگال کے ساتھ تبادلہ تھا اگر اس وقت اس چیز پہ عمل کیا جاتا تو پاکستان میں ان مسائل نے سر نہیں اٹھانا تھا۔ بہت سارے مسائل اس لئے اٹھائے گئے کہ جو جائیدادیں یہاں رہ گئیں۔ وہ ان مستحقین کو نہیں ملیں جو کہ agreed اور non-agreed ایریاز کی زد میں آئے تھے۔ بلکہ ایک جواز پیدا کیا گیا یہاں سے وہاں جانے کے لئے، اصل میں اپنی معاشی حالت سدھارنے کے لئے انہوں نے یہ سفر اختیار کیا اور وہاں جاکر جائیدادیں حاصل کیں جو کہ ان کو ملنی چاہئیں تھیں جو کہ agreed اور non-agreed ایریاز میں لوگ آتے تھے جنہوں نے اس مقصد کے لئے اپنی جائیدادیں قربان کیں۔ اس سے پاکستان میں ایک ایسا معاشرہ قائم ہوا، جس سے صوبائی تاثر پیدا ہوا اس کا سب سے زیادہ اثر سندھ میں پڑا۔ کراچی شہر ایک لاکھ افراد پر مشتمل تھا، ایک خوبصورت گہوارہ تھا۔ مگر اب آپ اس کو دیکھیں کہ وہ کہاں تک بڑھ گیا ہے جہاں سندھی آباد تھے وہ دب گئے۔

جناب والا! اس میں کوئی کلام نہیں ہے کہ اگر ایک چیز سے کوئی دوسرا فتنہ پیدا ہوتا ہے تو ہمیں چاہیئے کہ پہلے اس فتنہ کو سامنے رکھیں اور سوچیں کہ اس سے آگے تو کوئی فتنہ پیدا نہیں

ہو گا۔ ابھی جو کراچی میں فسادات ہوئے ہیں، اگر ان کو آپ قوم کے سامنے لائیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ کیا کیا وہاں نہیں ہوا ہے۔ ہم نے جس کسی کو بھی یہاں لانا ہے جیسے سینے سے لگانا ہے، اس کے بارے میں، یہ بھی دیکھیں کہ وہ ہمارے سینے کے ساتھ لگ کر ہمیں تکلیف دے گا یا ہمیں پیار دے گا۔ ہمیں واقعات کو جذبات سے نہیں دیکھنا چاہیئے، عقل اور تجربہ سے بھی دیکھنا ہے ان لوگوں کے اخلاق کو بھی دیکھنا ہے۔ ہم نے ان ۳۸ سال میں ملت واحدہ کا تصور ختم کر دیا ہے ہم نے اپنے آپ کو مختلف قوموں میں تقسیم کر لیا ہے۔ ہم اپنے آپ کو بہاری کہتے ہیں، جب آپ بہاری کہلاتے ہیں تو پھر آپ بنگال میں بھی نہیں بیٹھ سکتے۔ جس ملک میں انہوں نے اتنے سال گذارے ہیں یہ وہاں نہیں ٹھہر سکتے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اسلام اخوت اور محبت کا درس دیتا ہے تو اس کا اظہار دونوں طرف سے ہونا چاہیئے۔ ان کو آپ بے شک لائیں، ان کو کیوں نہ لایا جائے، پاکستان مسلمانوں کے لئے بنایا گیا ہے۔ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ لانے کا بھی کوئی طریقہ ہو، ان کی آبادکاری کے لئے بھی کوئی منصوبہ ہو۔ کسی منصوبہ بندی کے بغیر میرے خیال میں کوئی پروگرام اثر نہیں رکھتا جیسے کہ سندھ میں ہوا ہے اگر آپ تحقیقات کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اصل میں جو تکلیف سندھیوں کو ہوئی، اس کی یہی وجہ ہے کہ دوسرے صوبوں کے تناسب کے لحاظ سے یہاں آبادکاری کا تناسب زیادہ رہا۔ جب ایسا ہو گا تو پھر محبت اور الفت ختم ہو جاتی ہے۔ ہر کوئی اپنے لئے سوچتا ہے، جب خود ایک شخص اپنے لئے خود غرضی کا سامان پیدا کرتا ہے تو دوسرے لوگ بھی اس طرح سے متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے پہلے ہمیں یہ چاہیئے کہ یہ سوچیں کہ ہم پہلے اس ماحول کو کس طرح خوشگوار بنائیں تاکہ دوسرے بھی ہمارے ساتھ رہ سکیں۔

جناب والا! تنگی زمین کی نہیں ہے اور نہ ہی وسائل کی ہے۔ میرے خیال میں پاکستان میں اس سے زیادہ افراد بھی آ سکتے ہیں۔ اگر تنگی ہے تو ذہن کی تنگی ہے، دلوں میں تنگی ہے۔ اس کردار کی تنگی ہے جس کا مظاہرہ ہم لوگوں نے گذشتہ عرصہ میں دیکھا ہے۔ میری یہ تجویز ہے کہ ہمیں یہ قرارداد پاس کرنی چاہیئے کہ جو مسلمان وہاں آباد ہیں جو بہاری اور پاکستانی وہاں پر مقیم ہیں، جیسے کہ میر داد خیل صاحب نے کہا، میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ پہلے آپ یہ تو دیکھیں کہ ایسٹ پاکستان میں جو لڑائی جھگڑے ہے ہیں، علیحدگی ہوئی ہے، اس کے اسباب کیا تھے۔ پھر یہاں کراچی میں جو جھگڑے

[Nawabzada Jahangir Shah Jogezai]

و فسادات ہوئے ہیں اس کی وجہ کیا تھی۔ کیا ان اسباب کے ہوتے ہوئے ہم ان کو بلا سکتے ہیں اور یہاں آباد کر سکتے ہیں؟ یا پہلے ان اسباب کا قلع قمع ضروری ہے۔ یہ جو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ دشمنی یہاں تک بڑھ گئی ہے۔ اخبار میں یہ لکھنے سے تو مطلب حل نہیں ہوتا۔ اس طرح مسئلے حل نہیں ہوتے۔ دلوں میں جو غبار ہے، ہم نے جو کچھ سنا ہے، اس کو پہلے ختم کیجئے اگر آپ نے ان کو لانا ہے تو انہیں ایک جگہ پر نہ لائیں بلکہ مختلف جگہوں پر اس طرح سے پھیلا دیا جائے تاکہ وہ ایک جگہ اکٹھے ہو کر تعصب کی شکل اختیار نہ کر لیں۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس قرارداد کے حق میں ہوں۔ مولانا صاحب نے ایک اچھی تقریر فرمائی ہے مگر جو تجربہ حاصل ہوا ہے اور اس کے بعد جو اثرات ظاہر ہوئے ہیں ان کو بھی سامنے رکھنا چاہیئے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اب سردار خضر حیات خان صاحب۔

سردار خضر حیات خان: جناب والا! میں اس شعر سے شروع کرتا ہوں۔

وہ عصمتیں وہ برکتیں جو دن دہاڑے لٹ گئیں

یہ انہی کا خون ہے، پیو پلاؤ اور جیو،

پاکستان کا قیام ان لوگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے اپنی عصمتیں اور عزتیں اور مال اور سب کچھ قربان کیا اور خاص طور پر ان لوگوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے جنہوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ ان کے علاقے پاکستان میں شامل نہیں ہوں گے قربانیاں دیں اور اپنے آپ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پر لے آئے تو جیسا کہ مولانا نے فرمایا ہے کہ وہ مشرقی بنگال میں نہیں گئے تھے بلکہ پاکستان کے لئے گئے تھے تو اس لئے پاکستان پر ان کا سب سے زیادہ حق ہے جنہوں نے یہ سمجھ کر کہ یہ علاقے پاکستان کا حصہ نہیں ہیں قربانیاں دی تھیں اور پاکستان کے لئے اپنا گھر بار اجاڑ کر آئے تھے اس لئے ہمارا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ان کیلئے جتنی بھی زیادہ قربانی دیں کم ہوگی۔ زندہ قومیں اپنے محسنوں کے احسان کو یاد رکھتی ہیں اور اگر یاد نہ رکھیں تو وہ کبھی قائم نہیں رہ سکیں۔ زندہ نہیں رہ سکتیں اس لئے آج ہم پاکستانیوں کا یہ حق بنتا ہے اور فرض بنتا ہے کہ ہم ان کے احسانوں کا بدلہ دینے کے لئے ان کو یہاں لائیں اور میں ان حضرات کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں جو یہ کہتے ہیں کہ ایک جگہ جمع نہ ہوں۔ ہم پنجاب والے ان ساروں کو لینے کے لئے تیار ہیں اور اس کے

لئے جتنی قربانی دینی پڑے گی ہم دینے کے لئے تیار ہیں بلکہ ہم اپنی جائیدادیں بھی ان کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے میں جناب نیازی صاحب کے اس ریزولیوشن سے اتفاق کرتا ہوں اور ہاؤس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ متفقہ طور پر اس کو منظور کرے اور حکومت پر زور دے کہ جلد سے جلد ان کو اس تکلیف سے نجات دلانے کے لئے پاکستان لانے کا انتظام کرے۔ آج ہم اسلامی اخوت کا نام لیتے ہوئے جہاں بھی مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے وہاں پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں تو آج جو پاکستانی مشکلات میں ہیں اور تکلیفوں میں ہیں ہم ان کے لئے اگر کچھ نہیں کریں گے تو دوسروں کے لئے ہم کیا کریں گے اور کیا ان کو ہم سے کیا توقعات ہوں گی۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اس ہاؤس سے یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ یہ قرارداد منظور کرے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ۔ سید فضل آغا صاحب۔ ایک گذارش یہ ہے کہ یہاں قراردادوں پر تقریر کے لئے ایک رکن کیلئے ۱۰ منٹ ہیں۔ فرمائیے۔

انجنیئر سید محمد فضل آغا : شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! میں پہلے آپ کی اور اس ہاؤس کی توجہ اس طرف دلاؤں گا کہ پاکستان جس وقت بنا تھا تو اس کا مقصد کیا تھا اور یہ کن لوگوں کے لئے بنا تھا اور کس نظریئے کے تحت بنا تھا۔ جناب پاکستان اسی لئے بنا تھا کہ یہ مسلمانوں کی جگہ ہے یہاں مسلمان مل بیٹھ کر رہیں گے اور اس کیلئے میں سمجھتا ہوں کہ جو لوگ ہندوستان سے آئے ہیں انہوں نے بہت زیادہ قربانیاں دی ہیں اپنی عصمتیں لٹوائی ہیں جائیدادیں چھوڑی ہیں اور رشتہ داروں سے بچھڑ گئے ہیں۔ پھر دوسرا نکتہ یہ ہے کہ یہ بنگالیوں کا بہاریوں کا مسئلہ بنگلہ دیش میں بنا کیوں، جب بنگلہ دیش پاکستان سے الگ ہوا اور جب ان سے پوچھا گیا تو بہار کے لوگوں نے پاکستان کے حق میں ووٹ دیا اور بہاری جو بنگلہ دیش میں آباد تھے انہوں نے یہی آپشن (option) دیا ہے کہ ہم پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں اور ہم پاکستان کو توڑنا نہیں چاہتے ہیں جس کی وجہ سے بنگلہ دیش کی حکومت نے ان کو کیمپوں میں محدود کر دیا ہے اور وہ کیمپوں میں پاکستانی کی حیثیت سے رہ رہے ہیں نہ کہ بنگلہ دیشی کی حیثیت سے۔ کیونکہ اب پاکستان صرف یہی پاکستان رہا جس میں ہم اور آپ بستے ہیں اور اس کا فارمولا یہی تھا کہ مسلمانوں کا مسکن ہے اور مسلمان یہاں پر رہیں گے ان وجوہ کی بناء پر میں مولانا صاحب کی اس موشن کی تائید کروں گا

[Engr. Syed Muhammad Fazal Agha]

کہ جتنے بہاری ہیں ان کو باعزت پاکستان لوٹایا جائے۔

اب پاکستان کے اندر آ کر ان کو کس طرح بسایا جائے یہ مسئلہ ضرور غور طلب ہے کیونکہ ہمارے کچھ صوبوں کو یہ شکایت ضرور رہتی ہے کہ جتنے مہاجر یا مسلمان بھائی جو اسلام کے جذبے سے آ کر ہمارے یہاں رہتے ہیں وہ کچھ صوبوں پر بوجھ بنے ہوئے ہیں اور ایک بڑا صوبہ جو ہمارا بھائی بھی ہے اور ہر لحاظ سے ان کا حصہ بھی بہت بڑا ہے انہوں نے کم کنٹریبیوشن اس میں کی ہے تو میں خضر حیات صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ پیشکش بھی کر دی کہ پنجاب ان کو اکاموڈیٹ کرنے اور لینے کے لئے تیار ہے ان کی تائید میں میں یہ عرض کروں گا کہ جتنے بہاری ہیں ان کو شفٹ کر کے پنجاب میں آباد کیا جائے۔ کیونکہ سرحد اور بلوچستان پہلے ہی ایک بہت بڑے دباؤ سے دوچار ہیں اور افغانستان سے ہمارے مسلمان بھائی بہت تعداد میں آئے ہیں جو اسی نظریے سے سرحد اور بلوچستان میں آباد کئے گئے ہیں کہ مسلمان بھی ہیں بھائی بھی ہیں ہم زبان بھی ہیں ہم کلچر بھی ہیں اور اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ سندھ بھی بہت بڑے پریشر میں ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں وہاں بہت مہاجر پہلے ہی آباد ہو چکے ہیں تو بہاریوں کو پاکستان لا کر پنجاب میں آباد کیا جائے جس کے لئے ہم حکومت پنجاب اور پنجاب کے بھائیوں کے لئے مشکور بھی ہوں گے اور اپنے تمام بھائیوں کا جو مسئلہ ہے وہ حل ہو جائے گا، شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : سید عباس شاہ صاحب۔

سید عباس شاہ : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، جناب کوثر نیازی صاحب کی تحریک کی میں پر زور حمایت کرتا ہوں اور یہ سمجھتا ہوں کہ جو لوگ پاکستان کے نام پر اپنے گھروں کو چھوڑ کر آئے ہیں اور پچھلے ۱۵ سال سے وہ کیمپوں میں بربادی کی حالت میں پڑے ہوئے ہیں یقیناً ہم پاکستانیوں کو چاہیئے کہ ان کو اپنے وسائل کے اندر یہاں پر لے آئیں۔ میں یہاں تجویز پیش کروں گا کہ ایک فنڈ قائم ہونا چاہیئے وزیر اعظم صاحب کے نام پر تاکہ ان کے لئے صحیح طور کچھ ایسا ذریعہ بن سکے کہ ہم ان کو یہاں پر آباد کر سکیں۔ اور بات یہ ہے کہ ان کو کہاں پر بسایا جائے۔ ہماری سرحد کی زمینیں تیار ہیں ہم تکلیف میں ہیں ۲۵ لاکھ مہاجر افغانستان سے بھی آئے ہوئے ہیں ہم ان کو بھی آباد کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ بات کبھی بھی ہم سامنے نہیں لائیں گے کہ یہ پنجاب لے یا دوسرا صوبہ لے۔

یہ حکومت کا فیصلہ ہے اور اس وقت وہ پیسے بھی تقسیم کریں ہم سب کو تیار رہنا چاہیئے اور یہ قربانی دینی چاہیئے کہ ان لوگوں کو ہم آباد کریں اور جناب کوثر نیازی صاحب نے ان کی بڑی صحیح طور پر ترجمانی کی ہے صرف میری اس تجویز کا جو پیش کر رہا ہوں اضافہ کیا جائے تاکہ اس کے لئے مالی وسائل کا انتظام ہو سکے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ، پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا نہایت اختصار سے میں اپنے خیالات آپ کی خدمت میں عرض کرنے کی کوشش کروں گا۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ بڑا اہم اسلامی پاکستانی اور انسانی مسئلہ ہے حقیقت یہ ہے کہ مجھے خود اس قرارداد میں بہاری کا لفظ دیکھ کر دکھ ہوتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ بہاری کی بجائے ہم یہاں پاکستانی کا لفظ استعمال کریں۔ اس لئے کہ یہی وہ بنیاد تھی جس پر ان لوگوں نے بنگلہ دیش کی شہریت ۱۹۷۱ء، ۱۹۷۲ء میں قبول نہیں کی تھی۔ میں لفظی تنازعہ نہیں اٹھانا چاہتا لیکن ہمیں اسلامی، پاکستانی اور انسانی، انہی جذبات سے اس مسئلے پر غور کرنا چاہیئے۔ دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ یہ وقت نہیں ہے کہ ہم اس مسئلے کی تاریخ میں جائیں۔ اس لئے کہ اس میں بہت سارے زخم دوبارہ ہرے ہوں گے اس لئے کہ یہ ہمارے بھائی ۱۴ سال سے اس مصیبت میں گرفتار ہیں میں اپنے آپ کو وہ بدنصیب شخص سمجھتا ہوں جس نے دوبار گذشتہ پانچ سال میں اپنی آنکھ سے اس منظر کو دیکھنا پڑا۔ میں دوبار بنگلہ دیش گیا ہوں اور دونوں مرتبہ میں اپنے ان بھائیوں سے ملا ہوں۔ ان کی دکھ بھری داستانیں میں نے سنی ہیں اور میں آپ سے ایمانداری سے کہتا ہوں کہ میرے پاس ان کے اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا کہ ہم کس جرم کی سزا پا رہے ہیں وہ پاکستانی تھے، وہ پاکستانی ہیں اور ہمیں ان کو لانے کی کوشش کرنی چاہیئے، خواہ اس کی کوئی بھی قیمت ہمیں ادا کرنی پڑے۔ یہ افسوسناک حقیقت ہے کہ ۱۹۷۰ء میں بھی انتظام ہوئے بیرونی وسائل بھی فراہم ہوئے لیکن ان بدنصیبوں کے لئے وہ استعمال نہ ہوئے۔ آج بھی ہم کاسۂ گدائی لئے پھر رہے ہیں کہ رابطہ عالم اسلامی اتنی رقم دے دے اور سعودی عرب اتنی رقم دے دے اور دیگر عرب ممالک اتنی رقم دے دیں۔ یہ ہمارا فرض ہے۔

میں جو جذبات وہاں سے لے کر آیا ہوں وہ یہ ہیں کہ یہ وہ افراد ہیں جنہوں نے مشرقی پاکستان میں آکر بھیک نہیں مانگی تھی انہوں نے چند مہینوں میں اپنے آپ کو اس علاقے میں economically profitable بنا دیا تھا۔ اور وہاں کی معیشت کو فروغ دینے میں انہوں نے بڑا مثبت کردار ادا کیا تھا۔ یہاں بھی وہ کسی پر بوجھ نہیں بنیں گے مسئلہ ان کو لانے کا ہے پھر آپ دیکھئے کہ وہ اپنے بازو کی قوت سے اپنے لئے روزی بھی فراہم کریں گے اور ملک کی معیشت کو بھی تقویت دیں گے۔

بلاشبہ ہم میں سے ہر ایک کا جذبہ یہ ہونا چاہیئے کہ وہ ہمارے علاقے میں آئیں، پاکستان ایک ملک ہے اور پاکستان کے تمام صوبوں میں جب بھی کوئی چیلنج پڑا ہے انہوں نے بڑھ کر اس کا مقابلہ کیا ہے، ہمارے سندھ کے بھائیوں نے جس طرح خوش آمدید کہا۔ پنجاب کے لوگوں نے اور پھر سرحد کے لوگوں نے پاکستانیوں کے لئے بھی اور افغان بھائیوں کے لئے بھی جو کچھ کیا یہ سب ایک درخشاں مثال ہے۔ اس کی روشنی میں میں سمجھتا ہوں اس پر صوبائی انداز میں غور نہ کریں۔ انشاء اللہ ملک کا ہر حصہ ان کے لئے اپنا دامن کھولے گا اور وہ خود بھی اپنی محنت سے جہاں جائیں گے ایک رحمت ثابت ہوں گے ان کے لئے مصیبت نہیں بنیں گے اس لئے ان چند الفاظ کے ساتھ میں اس قرارداد کی تائید کرتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں جلد از جلد اقدام کیا جائے دوسروں سے ہم بھیک نہ مانگیں بلکہ اپنے وسائل استعمال کریں۔ تاکہ ہم ان کو یہاں لائیں اور آنے کے بعد وہ پھر خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں۔

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u>: شکریہ، جناب محسن صدیقی صاحب۔

<u>جناب محسن صدیقی</u>: میں آپ کا شکر گذار ہوں اس لئے اور بھی مشکور ہوں کہ وہ دور جب ہم تحریک پاکستان کے ایک اہم دور سے گذر رہے تھے آپ بھی ہمارے شریک سفر تھے۔ ان ولولوں سے، ان امنگوں سے اور اس مطمع نظر سے جس کی داغ بیل ڈالی جا چکی تھی آپ اور ہم دونوں نوجوانوں کی حیثیت سے اس میں ایک ادنیٰ سا رکن

کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ اس لئے میرے جذبات اور میری امنگوں کا آپ کا دل پوری آئینہ داری کرے گا۔ پاکستان کی تاریخ جو سب سے پہلے ارتقاء پذیر ہوئی وہ وہ وقت تھا، جب بہار میں پہلا فساد ہوا، اور بہار کے مسلمان تھے وہ سب سے پہلے آگ اور خون کے دریا سے گذرے، اور پاکستان کی تحریک میں سب سے پہلی قربانی انہوں نے پیش کی، اس کے بعد دوسرے صوبوں میں اسی قسم کے حالات پیدا ہوئے اور اس کے بعد آپ نے دیکھا پھر سارے صوبوں میں آگ لگ گئی اور آخر میں ملک بھر میں ایک ایسی آگ لگی کہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مسلمانوں کے اوپر ہندوستان کی زمین تنگ ہوگئی ہے۔ ان حالات میں لوگوں کو اپنی صدیوں کی آباد جگہوں کو چھوڑنا پڑا۔ اپنے آباؤ اجداد کی جائیدادیں، مقبرے، قبریں، اثاثے سب کچھ انہوں نے قربان کیا، اور اس ملک میں آئے کچھ لوگ جن کے لئے آسان تھا کہ وہ مشرقی پاکستان میں چلے جائیں وہ مشرقی پاکستان میں چلے گئے جن لوگوں کے لئے یہ ناممکن تھا وہ مغربی پاکستان میں آگئے۔ ان کے آنے کے بعد ہماری غلطیوں سے ہماری کوتاہیوں سے اور بیرونی سازش کی وجہ سے مشرقی پاکستان ہم سے الگ ہوگیا تو ان لوگوں کی کیا خطا ہے۔ وہ اس وقت بھی اپنے آپ کو پاکستانی کہتے تھے اور جب بنگلہ دیش گورنمنٹ نے ان کو option دیا، تو انہوں نے کہا کہ ہم پاکستانی تھے، ہم پاکستانی ہیں، اور پاکستانی مریں گے اور آج بھی ۱۴ سال گذر چکے ہیں اور کیا عقیدہ ہے ان کا، کیا جذبہ ہے ان کا، کیا ولولہ ہے ان کا، تمام نامساعد حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے وہ آج بھی پاکستان کے نام پر زندہ ہیں۔ اس لئے میری گذارش ہے کہ یہ ایک ایسا موضوع ہے اس پر جتنا کہا جائے کم ہے مگر وقت کی تنگی کی بناء پر صرف ایک شعر آپ کی خدمت میں عرض کروں گا۔

ع - قدم قدم پر فروزاں ہیں آنسوؤں کے چراغ
ذرا انہیں گل کرو تو صبح وطن کی بات کریں

اس ملک کی صبح وطن، ہمارے ملک کی صبح وطن اس وقت ہوگی جب وہ لوگ جنہوں نے پاکستان کے لئے اپنی ہر قربانی دی ہے ان کو ہم آغوش میں لے لیں۔

[Mr. Muhammad Mohsin siddiqui]

یہاں کہا جاتا ہے کہ وسائل نہیں ہیں وسائل کی شکل یہ ہے کہ پورے پونے تین لاکھ پاکستانی جو بنگلہ دیش میں ہیں ان کے پورے ٹرانسپورٹیشن چارجز کے لئے سعودی عرب نے Commit کیا ہوا ہے۔ مجھے پوری اطلاع ہے کہ ساڑھے تین سو ملین ڈالر اس کے لئے میسر ہیں فرق صرف اتنا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم ٹرانسپورٹ کا بندوبست کر کے دیں گے، ہماری طرف سے کہا جاتا ہے کہ ہم کو کیش دیا جائے۔ تو میں عرض کروں گا کہ اس کے لئے بھی انتظام ہے۔ اور میں آپ کو اپنی جان کی بازی لگا کر کہہ سکتا ہوں، اگر ان میں سے آیا ہوا ایک مسلمان پاکستانی کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے تو جو چور کی سزا ہو وہ میری سزا ہو، جو لوگ آئے ہیں اور جس طرح آئے ہیں۔ جن نامساعد حالات میں آئے ہیں انہوں نے اورنگی میں جا کر ایک جنگل، ویران، بیابان کو گلزار بنا دیا ہے۔ آج آپ دیکھئے وہاں صنعتیں بھی قائم ہو گئی ہیں۔ وہاں دوکانیں بھی قائم ہو گئی ہیں وہاں بڑی بڑی بلڈنگیں بھی قائم ہو گئی ہیں۔ ایک بہاری بھی کراچی کی کسی سڑک پر آپ کو بھیک مانگتا ہوا نظر نہیں آئے گا یہ وہ خود دار لوگ ہیں، یہ وہ غیور لوگ ہیں جنہوں نے پاکستان کے لئے قربانی دی، اور ان میں یہی جذبہ ہے کہ پاکستان میں آکر اسے سرسبز و شاداب کریں، وہ کسی پر بار نہیں بنیں گے اور اس کے لئے اگر کوئی پیسے کی ضرورت ہے۔ میں نے ابھی ایک جلسے میں اعلان کیا تھا کہ ایک فنڈ کھولا جائے اور میں اپنی طرف سے پانچ لاکھ روپے اس فنڈ میں پہلا contribution دیتا ہوں۔

(Applause)

جناب ڈپٹی چیئرمین: جناب محترم جاوید جبار صاحب۔

Mr. Javed Jabbar : Thank you Mr. Chairman ; while I am very happy that the subject has been brought for discussion by resolutions of my two honourable Colleagues and very interestingly one colleague is from the Federal Capital Area of Islamabad and the other from the province of Punjab but as a Senator who represents the province of Sind, Sir I would like to make the submission that while I realize the human dimension of this issue very personally and cogently

because I happen to visit Orangi quite frequently and I see the great sense of expectation that a waits divided families. At the same time when one visits the interior of Sind, one also takes note of the perceptions of the people of Sind who feel that even though they have done their utmost to accommodate anyone who wishes to live in the province, perhaps it is time that this issue being of a very basic national nature in which all four provinces are concerned should be referred to the Council of Common Interests, aconstitutional forum that provides a mechanism for a fair and equitable solution of the issue as to how these Pakistanis are to be settled equitably all the four provinces. At the same time Sir. I can not help being struck by the irony that we are talking about hundreds and thousands of Muslims who are in turn encircled and living in another Muslim community. I think it reflects very sadly upon the state of affairs in the Islamic Community today that we have to talk of shifting of fellow Muslims from one Muslim country to another with the concept behind these thoughts that we are trying to save them from a kind of persecution and bring them to a degree of emancipation of security which they do not, otherwise enjoy and I hope that the Islamic community reflects upon this very sad commentary upon the state of Islamic unity.

In conclusion Sir, I would like to say that I endorse the views of Professor Khurshid and our friend Mr. Mohsin Siddiqui that they will by no means be any burden on any province. They are very dynamic, enterprising people and they will certainly contribute to economic development. I propose two specific amendments. One, I endorse the amendment suggesting the substitution of the word "Pakistani" for the word "Behari" and No. 2, I would like to add a few words to the end of the resolution which states that "an up-dated statement on this subject be made by the Government on the next private members' day during the present session on this subject". Thank you.

Mr. Deputy Chairman : Thank you, Mr. Hasan A. Shaikh.

Mr. Hasan A. Shaikh : Mr. Chairman, the question of expatriation of so called Beharis or Pakistanis from East Pakistan to Pakistan or former West Pakistan as a reason only because, these so called Beharis supported Pakistan, Pakistan's Army inspite of the fact that the people around were opposed to Pakistan Army. They are today suffering because of almost total support given to Pakistan

[Mr. Hasan A. Shaikh]

Army in those days. It is so unfortunate that when Pakistani Army personnel were repatriated from East Pakistan, I am sorry, Sir, that I will not use the word Bangladesh because the time factor when these people have become non-East Pakistanis' is of those days when it was East Pakistan. So therefore, please allow me to use the word East Pakistan. When the Army was shifted from East Pakistan to West Pakistan or when the Government servants were repatriated from East Pakistan to West Pakistan, these people should have been given the first priority because inspite of the fact that they have nothing with them, they came to the rescue of the Army. They came to the rescue of Pakistan and they were prepared to sacrifice every thing for Pakistan in those days when entire arena around them was hostile. All the environments were against them, but they stood firm. And even today the position is because they are standing firm, therefore, they are not in a position to find out or seek out living in East Pakistan, the former East Pakistan areas.

I think, the President of Pakistan has met some delegation of these people. From the Press reports I find that the President has spoken to them. The President has told them that he is only waiting for some resources to be made available and when the resources are available, he will be able to bring them back. I have also heard and I believe it is true what Mr. Mohsin Siddiqui said that there was no dispute, there was no trouble with regard to the quantum of money required for the purpose of repatriations. The controversy is that the Pakistan Government would like that money to be handed over to it and the contributors wanted to utilize that money for the purpose of repatriation. I think, the Pakistan Government is probably trying to make money out of the mishap, to make money out of the miseries of those people and I think this is un-Islamic and those who control the destinies of Pakistan, those who talk in terms of Pakistan and Islam they should take note of it that anything they do should be in accordance with the spirit and the requirements of Islamic principles.

I fully endorse of what other people have said. I must humbly say this in the end that whenever they come, it would be the duty of the Central Government to so arrange their rahabilitation that it is not a burden on any particular single Province. They should be distributed to other Provinces also. It is correct that if they are concentrated in some place, there might be some sort of pressure on the available

employment or available resources of that particular area. Therefore, they may be distributed all over Pakistan. Thank you Sir.

قاضی عبداللطیف : سب کچھ ہو چکا ہے۔ جن جذبات کا اظہار کیا گیا ہے ہم ان کی مکمل تائید کرتے ہیں۔ اور انسانی اور اسلامی نقطۂ نگاہ سے ان کا ہم پر حق بنتا ہے کہ ان لوگوں کو یہاں لا کر ہم پناہ دیں اور یہ ان کا اپنا ہی ملک ہے۔ ان کو جگہ دیں۔ باقی یہ بات کہ اس کے اخراجات کہاں سے ہوں جس طریقے سے بین الاقوامی دنیا نے ان کے متعلق کہا ہے اور ان کے متعلق اخراجات کے لئے کافی فنڈ مہیا ہو چکا ہے۔ اس لئے میری گذارش ہوگی کہ انہیں جلد از جلد واپس لایا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : اس سے پہلے کہ وزیر محترم جناب نوابزادہ عبدالغفور خان ہوتی جواب دیں۔ میں مولانا سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ریزولوشن جو میرے سامنے ہے اسے اسی طرح رکھا جائے گا یا وہ اس میں ترمیم کریں گے۔

مولانا کوثر نیازی : اس کو مناسب الفاظ .... (مداخلت)

جناب اقبال احمد خان : جناب چیئرمین! اگر مولانا کی اجازت ہو تو میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح وہ ریزولوشن پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں صرف اپنی تجویز انفارمیشن کے طور پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت وہ سارا میٹریل تو میرے پاس نہیں ہے لیکن مجھے idea ہے کہ کچھ International Commitments یا Agreements اس سلسلے میں گورنمنٹ آف پاکستان کے وقتاً فوقتاً ہوتے رہے ہیں۔ اگر اس ریزولوشن میں جیسے کہ ایک معزز سینیٹر نے تجویز کیا ہے کہ اگر ان کو بہاری کی بجائے پاکستانی کہیں تو اس طرح ان agreements کے سلسلے میں کوئی confusion نہ ہو جائے۔ اگر وہ سمجھتے ہیں تو تبدیل کر لیں میں نے اس لئے عرض کیا ہے کہ کل کو کہیں یہ problem create نہ ہو جائے۔ باقی ان کی مرضی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ٹھیک ہے محترم نوابزادہ عبدالغفور خان ہوتی صاحب۔

Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti: Sir, I wish to thank you for having given me an opportunity to be able to speak on this very vital and important subject. I also wish to thank Maulana Kausar Niazi for having brought up this subject which is a matter of vital

interest to the hearts and the souls of all Pakistanis. Sir, I can assure him, his speech was most eloquent but the government has to view all these facts as they exist. Sir, I wish to assure the House that the President of Pakistan and the Prime Minister of Pakistan feel exactly as they feel about those Beharis. The matter has been discussed on several occasions and there is every intention of the Government of Pakistan to repatriate those Beharis from East Pakistan to Pakistan *i.e.* from Bangladesh to Pakistan. Sir, certain points that have been brought up in the speeches I would like to clarify those points. I have no intention of making a lengthy speech because considerable time has already been taken up on other angles of this issue and as the Government entirely agrees with the issue, therefore, there is nothing to dispute the facts Sir, as Mr. Mohsin Siddiqui stated that 350 million dollars have already been collected and therefore, this is only an excuse. I am afraid, I must contradict the statement. It is not true Sir, the fact is that at the moment only 35 million dollars have been collected. I wish to categorically state that the commitment made so far is of only 35 million whereas the requirement is of 500 million dollars. To be exact Sir, the exact figure is 489 millions that is required. This Sir, also is not correct that the Pakistan Government is trying to make money on this very vital issue of humanitarian aspect and say that we want money and not the facilities to be provided. It is not correct Sir. The Government of Pakistan has estimated that the amount of money required is 489 millions, approximately 500 million dollars, and Rabita Alam-i-Islami has already been requested and they are working on it. They have collected 35 millions and as soon as the money is collected I am sure the whole machinery will go into operation. Sir, I would also like to state that the President of Pakistan, who was only a few days ago on a visit to Bangladesh, saw a delegation and the following is the report of the text. I Sir, quote, exactly as the words are:

"President Zia-ul-Haq assured the delegation of non-locals as soon as necessary arrangements are completed by Rabita Alam-i-Islami, they would be repatriated to Pakistan. Talking with a delegation of Beharis here today, he said, Pakistan will fulfil the obligation of taking back 275 thousand non-locals in addition to 125 thousand non-locals. He accepted to repatriate 250 thousand non-locals. The Government have forwarded a comprehensive plan to Rabita Alam-i-Islami. Among other things the plan envisages the

transportation charges and the creation of necessary infra-structure of rehabilitation of non-locals in Pakistan. He said that they were awaiting a positive response in this regard".

Sir, it is quite clear that the total amount of money required is not collected yet. On the other hand I entirely agree and I will put up this suggestion that a fund be opened under the Prime Minister's guidance in which we can contribute but I am sure that contribution will not match the thing that is required. However, an endeavour in this direction would be considered very honourable. Sir, there has also been mentioned in the speeches of the honourable members regarding the rehabilitation in various Provinces. Some have pointed out that the rehabilitation should be done in the Punjab, others have volunteered that it should be throughout the country. The fact Sir, is that it is a national cause, it is not a Provincial cause and, therefore, I think it better to leave it to the Government of Pakistan to decide as to how many are settled where and in which Province and I am sure that all the Provinces will honour that decision of the Central Government of Pakistan. Sir, in conclusion I would only very humbly state that as we all are agreed to the common cause, I would therefore, request Maulana Kausar Niazi not to press his motion because we are all with him. We all are a party to it and we all agree, therefore, I would request him not to press it any further.

مولانا کوثر نیازی : محترم وزیر صاحب نے بڑی شاندار تقریر کی ہے اور میں ان کے جذبات کا پوری طرح قدر دان ہوں انہوں نے ہمارے "قومی جذبات کی قدر دانی کی لیکن میں نہیں سمجھتا کہ آخر میں انہوں نے کیوں سخن گسترانہ بات کہہ دی۔ بات یہ ہے کہ جب وہ بھی متفق ہیں تو پھر یہ ایک ہی بات ہے جس میں "متفق گردید رائے بوعلی با رائے من" جس میں ہم سب متفق ہیں اس لئے حکومت اور ہم سب اراکین کی طرف سے ایک متفقہ قرارداد منظور ہونی چاہیئے تاکہ پوری دنیا پر واضح ہو کہ اس سلسلے میں پاکستان کی ملت کے کیا احساسات ہیں۔

نوابزادہ عبدالغفور خان ہوتی : جناب مجھے اس سے قطعی گریز نہیں ہے میری عرض یہ تھی کہ ہم چونکہ اس کو کثرت رائے سے adopt کر رہے ہیں اس لئے کوئی اور خاص ضرورت نہیں کہ اس کو مزید press کیا جائے۔ ہمارے اپنے خیالات

[Nawabzada Abdul Ghafoor Khan Hoti]

یہی ہیں اور ان کی قرارداد سے پہلے صدر صاحب نے وہاں بیان دے دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ سلسلہ ۱۹۷۳ سے چلتا آ رہا ہے جب پہلے اگریمنٹ ہوا اور ۱۹۷۴ میں پھر اگریمنٹ ہوا اور یہ مسلسل چلتا آ رہا ہے اگر چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ I bow before the view of the House.

If they so wish, I bow to it. I entirely agree.

مولانا کوثر نیازی : میں وزیر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ یہ کوئی تحریک التواء یا تحریک استحقاق نہیں ہے جس پر زور دینے یا واپس لینے کا سوال ہو۔ یہ ایک قرارداد ہے اور خود انہوں نے اس کی تائید کی ہے اور میں شکر گذار ہوں کہ اتنے جامع الفاظ میں انہوں نے اس کی تائید کی ہے اس لئے اسے واپس لینے کا کوئی سوال نہیں ہے۔ جہاں تک ترمیم کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ فاضل وزیر قانون کی قانونی وضاحت کے بعد اس قرارداد میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے اور ویسے کہنے کو میں ابتداء ہی میں کہہ چکا ہوں کہ ان کو بہاری کہنا ان کی توہین ہے لیکن چونکہ بین الاقوامی طور پر ہمیں اس سلسلہ میں کچھ مشکلات پیش آ سکتی ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ یہ قرارداد انہی الفاظ میں ایوان منظور فرمائے۔

Mr. Deputy Chairman : Motion before the House is :

> "That this House expresses its complete sympathy and concern for the 'Beharis' living in make-shift camps in Bangladesh and recommends to the Government to make effective arrangements for their early repatriation and permanent rehabilitation in Pakistan".

(The Motion was unanimously carried)

جناب ڈپٹی چیئرمین : مولانا قاضی عبداللطیف صاحب۔

قاضی عبداللطیف : جناب چیئرمین! گذارش یہ ہے آج ہمیں کارروائی کا جو ایجنڈا دیا گیا ہے اس میں ہے کہ منتخبہ کمیٹی کی رپورٹ جناب مقبول احمد خان صاحب وزیر مذہبی امور، جو نفاذ شریعت بل کے متعلق تھی، وہ پیش کریں گے۔ لیکن وہ رپورٹ ہمارے سامنے نہیں آئی۔

جناب مقبول احمد: جناب والا! جب میں اس موضوع پر بول رہا تھا تو اس وقت رپورٹ distribute ہو رہی تھی اور میرا خیال ہے کہ وہ آپ کی میز پر ہے۔ آپ اگر دیکھیں تو آپ کی ڈیسک میں پڑی ہو گی کیونکہ جب یہ move کی جاتی ہے تو اس کے ساتھ ہی یہ پیش ہوتی ہے۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا! انہوں نے رپورٹ پیش نہیں کی اس کتاب کے قواعد کی رو سے قاعدہ ۱۴۴ میں یہ ہے کہ رپورٹ کے آخر میں چیئرمین کے دستخط ہوں گے انہوں نے ہمارے سامنے جو رپورٹ پیش کی ہے اسے انہوں نے اپنے ایک اختلافی نوٹ کی صورت میں دیا ہے۔ یہ بل ہے جس کو انہوں نے خط کشیدہ کیا ہے اور جس کے متعلق انہوں نے کہا ہے کہ یہ خط کشیدہ ضمیمہ اول میں ہے اور وہ بطور رپورٹ کے پیش کیا جا رہا ہے اس کے آخر میں اس میں ہمارے دستخط دے دیئے ہیں۔ ہمارے دستخط تو پہلے بل پر تھے اس پر تو نہیں تھے۔ یہاں کمیٹی کے چیئرمین کے دستخط قاعدہ ۱۴۴ کی رو سے ہونے ضروری تھے جو کہ انہوں نے نہیں کئے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ قاعدہ ۱۷۲ کے اندر ہے کہ جو رکن انچارج ہو گا تو وہ رکن اسی کمیٹی کا رکن ہو گا۔ اب یہاں جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس میں ہمارے نام بھی آگئے تھے۔ لیکن انہوں نے کمیٹی کے جو نام گنوائے ہیں ان میں میرا نام ہے اور نہ ہی مولانا سمیع الحق کا نام ہے تو ابتدائیہ کے اندر آخر میں تو چیئرمین صاحب کے دستخط ہیں اور کمیٹی کے سیکرٹری کے بھی دستخط ہیں۔ لیکن جو بل پیش کیا گیا ہے بل کے آخر میں چیئرمین صاحب کے دستخط نہیں ہیں اس لئے ہمارے سامنے وہ بل نہیں آیا بل تو گویا اسی طریقہ سے معلق پڑا ہے، کمیٹی کے چیئرمین نے اس پر دستخط نہیں کئے اپنا جو نوٹ دیا ہے، اسے ہم اختلافی نوٹ کہتے ہیں۔ اس کے اندر جو کمی یا زیادتی ہوئی ہے اس کے بارے میں تو ہم بعد میں بات کریں گے لیکن یہاں پر جو انہوں نے کیا ہے، میرے خیال میں کمیٹی کی رپورٹ تو ہمارے سامنے نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: حضرت جہاں تک مجھے یاد آتا ہے منسٹر کے دستخط رپورٹ پر ہوتے ہیں بل پر دستخط نہیں ہوتے۔

قاضی عبداللطیف: جی جناب! میں یہی کہتا ہوں اسی لئے تو عرض کر رہا ہوں کہ

[Qazi Abdul Latif]

انہوں نے جہاں دستخط کئے ہیں یہ رپورٹ نہیں ہے یہ تو انکا اختلافی نوٹ ہے اور رپورٹ کی شکل میں انہوں نے جو پہلے حوالہ دیا ہے وہ یہ کہا ہے کہ ضمیمہ اوّل کے اندر جو خط کشیدہ عبارت ہے وہ ترمیم کی گئی ہے یا اضافہ کیا گیا۔ اصل میں رپورٹ وہی ہے اور اس پر انہوں نے دستخط نہیں کئے ہیں تو میں اسے رپورٹ کیسے تسلیم کر لوں۔ کل کونسی چیز زیر بحث آئے گی۔ جب بل ہمارے پاس نہیں ہے اور اس کے آخر میں میرے اور سمیع الحق صاحب کے دستخط کر دیئے گئے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ یہ رپورٹ کیسے ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : وزیر متعلقہ کچھ فرمائیں گے۔ محترم جناب خان مقبول احمد خان صاحب۔

جناب مقبول احمد : جناب چیئرمین! جہاں تک میرے علم کا تعلق ہے۔ میں نے اپنی رپورٹ پر باقاعدہ دستخط کر دیئے ہیں جو اوریجنل ہے وہ سینٹ میں موجود ہے آپ اس کو وہاں inspect کر سکتے ہیں اور معزز رکن کو بتا سکتے ہیں کہ میرے دستخط ہیں۔ اگر یہاں کوئی ٹائپنگ کی غلطی ہوئی ہو یا شائع کرنے میں کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اس میں میرا کوئی عمل دخل نہیں ہے۔ جہاں تک انہوں نے کہا ہے کہ میرا اختلافی نوٹ ہے تو جو چیئرمین ہوتا ہے اس کا اختلافی نوٹ نہیں ہوتا وہ نوٹ اس رپورٹ کا حصہ ہوتا ہے اور میں نے اور سب نے مل کر وہ تیار کیا ہے حکومت پر خواہ مخواہ وہ الزام لگانا چاہتے ہیں کہ وزیر نے اختلافی نوٹ لکھا ہے۔ حکومت کو اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے ہم شریعت کو نافذ کرنے کے خلاف نہیں ہیں۔ انہوں نے جو کچھ بل پیش کیا ہے ہم نے اس کو من وعن الفاظ کی تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ جس میں خود وہ شامل ہیں منظور کیا ہے اور اس کے بعد میں نے یہ بتایا ہے کہ یہاں پر آئین میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جن میں ضروری ہے کہ کچھ تبدیلیاں لائی جائیں تاکہ یہ نفاذ شریعت بل من وعن پاس ہو سکے یا نافذ ہو سکے۔ اس کے علاوہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ یہ کہتے ہیں کہ آئین کی وہ دفعات جو آئینی صورت میں ضروری ہیں میں ان کی نشاندہی بھی نہ کروں۔ یہ اس کو اختلافی نوٹ کس طرح کہتے ہیں۔ یہ رپورٹ کا حصہ ہے۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! آپ خود ہی ملاحظہ فرمالیں۔ انہوں نے ہمیں جواب دیا ہے اور اس کے ابتدائیہ کو آپ اس کے اندر دیکھیں۔ انہوں نے اردو کا جو ہندسہ ۲ لکھا ہے۔ کمیٹی کی متفقہ رپورٹ یہ تھی کہ جو مندرجہ بالا حصہ میں پیش کر دی گئی ہے اور وہ کہاں ہے۔ آپ اندازہ لگائیے۔ آپ خود ہی دیکھ لیجئے۔ وہ ہے کہاں؟ صرف اتنا کہا گیا ہے کہ بل کے ابتدائیہ اور شق نمبر ایک دو تین چار، پانچ، چھ، سات، نو، بارہ اور سولہ میں ترمیم کی جائے۔ بس اتنی بات کی گئی ہے۔ "اب یہ ترامیم ضمیمہ الف میں خط کشیدہ صورت میں درج کر دی گئی ہیں" جو خط کشیدہ صورت ہے وہ کہاں ہے خط کشیدہ صورت تو ہمارے سامنے نہیں ہے۔ میں کیسے تسلیم کروں کہ یہ بل ہمارے سامنے آگیا ہے اور ......

جناب مقبول احمد : اس میں لکھا ہوا ہے نفاذ شریعت بل ۱۹۸۵ء اور .... (مداخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین : قاضی صاحب بات کر رہے ہیں۔ He is on his feet.

قاضی عبداللطیف : "اب میں متعلقہ وزیر ہونے کی حیثیت سے سینٹ کے ضوابط کار و انصرام کارروائی کے تحت "قاعدہ نمبر ۴۶ کے تحت اپنی بعض مندرجہ بالا سفارشات پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں"۔ یہ انہوں نے لکھا ہے۔ اس کے بعد یہ میرے الفاظ ہیں جو میں پیش کر رہا ہوں۔ بحیثیت وزیر وہ اپنی رائے تو پیش کر سکتے ہیں لیکن ہمارے سامنے رپورٹ تو پیش کریں۔ رپورٹ تو انہوں نے ہمارے سامنے پیش نہیں کی۔ انہوں نے تو وہی کیا ہے کہ جو خط کشیدہ عبارت کے اندر ہو۔ وہ خط کشیدہ عبارت ہمارے سامنے کہاں ہے۔ اگر وہ خط کشیدہ اس دوسرے حصہ کو کہتے ہیں جو (الف) سے متعلق ہے تو اس پر ان کے دستخط نہیں ہیں اور جب دستخط نہیں ہیں تو وہ ان کی جانب سے تو نہ ہوئی۔ وہ میری جانب سے ہوئی یا سمیع الحق صاحب کی طرف سے ہوئی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب اس پر کچھ فرمائیں۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! میں اس بارے میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر سینٹ سیکرٹریٹ اس امر کی وضاحت کر دے کہ ماضی میں اس

بارے میں کیا قاعدہ رہا ہے تو شاید ہمیں بات کو سمجھنے میں آسانی ہو، جس شکل میں یہ پیش ہوا ہے اس سے ضرور یہ شبہ ہوتا ہے کہ جو annexure (۱) ہے وہ صرف قاضی عبداللطیف صاحب اور مولانا سمیع الحق صاحب کی طرف سے ہے۔ حالانکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نقطہ نمبر۲ میں جو بات کہی گئی ہے وہ اس کو cover کر رہا ہے۔ اگر وہ اس کو cover کر رہا ہے تو پھر اس کے بعد الگ سے ان کے دستخطوں کی ضرورت نہیں ہے۔

(۲) میں اس سے واقف نہیں ہوں کہ کمیٹی کے صدر نے اپنی رائے کا اظہار جس شکل میں اس کمیٹی کی رپورٹ میں کیا گیا ہے، کیا اس کا یہی معروف طریقہ ہے اس لئے پوری کمیٹی نے صدر صاحب کی رائے کو نہیں مانا تو صدر صاحب اپنی رائے کو اختلافی نوٹ کی شکل میں تو دے سکتے ہیں لیکن اس کو وہ رپورٹ کا حصہ نہیں بنا سکتے ہیں۔ یہ ٹیکنیکل چیزیں ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اگر سیکرٹریٹ ہمیں بتا سکے کہ کیا روایات رہی ہیں، تو ہمیں زیادہ مدد مل سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جناب محترم وزیر انصاف۔

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! یہ پرائیویٹ ممبر بل تھا جو کہ سلیکٹ کمیٹی کو ریفر کیا گیا تھا، سلیکٹ کمیٹی نے اس پر اپنی رپورٹ تیار کرنی تھی جو کہ آپ کی خدمت میں پیش کر دی گئی ہے۔ اب جہاں تک محترم قاضی عبداللطیف صاحب سینیٹر نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ رپورٹ ہمارے سامنے نہیں ہے اور جو بل ہے اس پر ہمارے دستخط نہیں ہیں جو کہ چھپے ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق عرض ہے کہ قاعدہ نمبر ۱۶۴ جس کا حوالہ انہوں نے دیا ہے اس کی کلاز نمبر (۳) ہے کہ رپورٹ میں کیا ہونا چاہیئے وہ میں آپ کی خدمت میں پڑھ دیتا ہوں قاعدہ ۱۶۴(۳)

Rule 164, Clause (3)—The report shall—

(a) incorporate the views, if any, of the Minister concerned with the matter ;

اب جناب منسٹر concerned کے views بھی اسی میں آئے ہیں اور جو کمیٹی کی سفارشات ہیں وہ بھی اسی رپورٹ میں آئی ہیں اس لئے technically کوئی ایسی بات

نہیں ہے کہ یہ کہا جائے کہ یہ رپورٹ کیسے introduce ہوگئی جیسا کہ میرے محترم دوست پروفیسر صاحب نے ارشاد فرمایا ہے وہ separate نہیں ہوتا، رولز کے مطابق یہی پوزیشن ہے اب confusion اس بات سے ہوا ہے کہ جو اس کے ساتھ "annexure" اے" لگایا گیا ہے اس کے نیچے قاضی صاحب کے دستخط کیوں کئے گئے یا کیوں ظاہر کئے گئے۔ چونکہ یہ بل پرائیویٹ ممبر بل ہے۔ محترم قاضی عبداللطیف صاحب اور محترم مولانا سمیع الحق صاحب نے یہ بل introduce کیا تھا۔ ان کے ایماء پر یہ کمیٹی کو ریفر ہوا، کمیٹی نے پھر رپورٹ بھیجی، اب کمیٹی کے چیئرمین نے یہ رپورٹ یہاں پیش کرنا تھی، وہ کر دی۔ اب جب یہ بل دوبارہ زیر غور آئے گا تو یہ مولانا سمیع الحق اور محترم قاضی عبداللطیف کی طرف سے پیش ہوگا، وہ اسے انٹروڈیوس کریں گے۔ جب نیکسٹ پرائیویٹ ممبرز ڈے آئے گا، اس دن باضابطہ طور پر قاعدہ نمبر ۸۳ کے تحت اسے پیش کریں گے۔ کیونکہ basically یہ بل ان کا اپنا ہے۔ یہ تو ان کی تجویز پر ایک کمیٹی تجویز کی گئی تھی اس لئے اگر بل کے نیچے ان کے دستخط نہیں ہونگے تو پھر یہ move نہیں کر سکیں گے اسی لئے بطور پرائیویٹ ممبرز بل، جو کہ قاضی عبداللطیف صاحب اور مولانا سمیع الحق کے نام پر ہے، ان کے دستخط کئے گئے ہیں کہ کل کو کہیں یہ صورت پیدا نہ ہو جائے کہ اسے کون move کرے۔ کیونکہ یہ بل ہی پرائیویٹ ممبرز بل ہے ان کے نام جو annexure "اے" کے نیچے درج ہیں وہ اسلئے درج ہیں کہ وہ بل اب introduce کریں گے اور پھر اس میں کوئی ترامیم خواہ کسی طرف سے بھی ہو، وہ پیش ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ قائمہ کمیٹی کی اپنی یا سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ آگئی ہے اور وہ پیش ہو گئی ہے۔ اب اصل بل جو ہے اس پر اصل گفتگو تو اس وقت ہوگی جب یہ introduce ہوگا اور اس میں ترامیم بھی ہو سکتی ہیں اسے "as it is" پاس بھی کیا جا سکتا ہے ویسے رپورٹ میں technically کوئی خلاء اور نقص نہیں ہے مولانا صاحب محسوس کرتے ہیں تو الگ بات ہے۔ ویسے یہ رپورٹ in order ہے۔

قاضی عبداللطیف: میں جناب وزیر قانون کی تفصیلات کے بعد صرف اتنی گزارش کروں گا کہ زیر بحث بل وہی ہوگا جو خط کشیدہ صورت کے اندر ہمارے سامنے ہے یا وہی دفعات ہوں گی جو کہ مذہبی امور کے وزیر صاحب نے پیش کی ہیں اس کی قانونی پوزیشن کیا ہے؟

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! یہ جو annexure "اے" میں ہے یہ بل زیر غور آئے گا۔

قاضی عبداللطیف : یہ جو "الف" والا ہے۔ جو کہ خط کشیدہ والا ہے۔

جناب اقبال احمد خان : جی ہاں ،

قاضی عبداللطیف : ٹھیک ہے۔

Mr. Javed Jabbar : Sir, on the Orders of the Day, I draw your attention to the fact that after my honourable friend, Maulana Kausar Niazi, had an opportunity to move one resolution, the Orders lists the second resolution also in his name. Now, the orders of resolution are set also by ballot or is this the discretion of the Chairman. That is number one point, Sir, and number two, I would just like to draw your attention to the fact that while we call this Private Members' Day, in actual substance, it amounts to about three hours as opposed to Government business which can often take up two sessions per day. As a result as you notice there are at least six pending resolutions and four motions which have no hope of being discussed today. So, I, therefore, suggest that this is most unfair to the other private members whose business is always mentioned in the Orders of the Day but rarely comes up. Therefore, the Government should co-operate with private members and possibly without testing the patience of my colleagues, perhaps, we could consider a short private members session either today or later this next week.

جناب اقبال احمد خان : جناب والا! آج جو پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے یہ وہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے جو کہ ہفتہ کو آنا تھا۔ اس کے بدلے میں اسے ہم نے آج کے دن رکھا ہے۔ جہاں تک پرائیویٹ ممبرز ڈے کا تعلق ہے ، ان کو رولز کے مطابق برقرار رکھا جائے گا اور اگر کسی ایمرجنسی کی صورت میں کسی پرائیویٹ ممبرز ڈے کو معطل کیا جائے گا تو اس کے بدلے کوئی دوسرا دن پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے propose کیا جائے گا۔ اگر ہاؤس اس سے اتفاق کرے گا تو معطل شدہ پرائیویٹ ڈے کی جگہ دوسرے دن کو پرائیویٹ ممبرز ڈے کے طور پر مقرر کیا جائے گا۔

پروفیسر خورشید احمد : جناب چیئرمین! ہم وزیر عدل کے ممنون ہیں۔ اس وضاحت کے بعد ایک چھوٹی سی گذارش اور ہے کہ سیشن بلانے میں وہ ذرا یہ اہتمام کیا کریں۔

کو پرائیویٹ ممبرز ڈے قربان نہ ہو جائے جو بالعموم اتوار کو بلایا جاتا ہے اس ہفتے میں پرائیویٹ ممبرز ڈے غائب ہوا اس طرح ۱۴ دن میں ایک پرائیویٹ ممبرز ڈے یہ بنتا ہے۔ تو اجلاس یا تو آپ ہفتے کو بلایا کریں یا جمعرات کو تاکہ ہمارا پرائیویٹ ممبرز ڈے جو ہے وہ قربان نہ ہو۔

Mr. Javed Jabbar : Point of Order, Sir, I request my honourable colleague Maulana Kausar Niazi to kindly defer his resolution No. 9 because one of his resolutions has already been discussed and resolution No. 10 concerns people outside Islamabad as well.

جناب اقبال احمد خان :- تو جناب اگر مولانا کوثر نیازی صاحب اس کو ڈیفر کرائیں گے، تو پھر یہ دوبارہ زیر غور نہیں آسکتا۔ رولز یہی ہیں یا وہ پیش کرلیں۔

مولانا کوثر نیازی : جناب یہ ذاتی قربانی کا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ مسئلہ اس علاقے کا ہے جہاں کا میں نمائندہ ہوں۔ اور وہ دارالحکومت ہے اور اس لحاظ سے پورے ملک سے تعلق رکھتا ہے میں اسے پڑھ دیتا ہوں introduce کر دیتا ہوں اس پر بحث بے شک ڈیفر کر دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : پڑھ دیں۔

RESOLUTION, RE: RE-ORGANISATION OF THE BOARD OF CDA ISLAMABAD.

مولانا کوثر نیازی : جناب والا! میری قرارداد یہ ہے کہ اس ایوان کی رائے ہے کہ سی ڈی اے اسلام آباد کے بورڈ کی از سر نو تشکیل کی جائے اور اسلام آباد سے سینیٹ اور قومی اسمبلی کے اراکین کو بھی مذکورہ بورڈ میں شامل کیا جائے۔ اگر آپ فرمائیں تو میں اس کی آج توضیح کروں نہیں تو میں اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر کر لوں گا۔

جناب اقبال احمد خان : یہ ڈسکس نہ بھی ہو تو

It will remain on the agenda. It can be discussed on the next working day.

مولانا کوثر نیازی : ٹھیک ہے جناب میں اب جاوید جبار صاحب کی اس اپیل کی وجہ سے بحث اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر کر لوں گا۔

Mr. Iqbal Ahmad Khan : It cannot be moved. No other resolution can be moved.

No other motion can be moved here until it is completed.

مولانا کوثر نیازی : وہ تو ظاہر ہے۔

Mr. Shad Muhammad Khan : Point of Order, Sir, At this stage, Sir, I would like to move an amendment in this resolution :

> "That this House is of the opinion that the CDA Board be reconstituted and the members of the Senate and the National Assembly from Pakistan not from Islamabad, may also be included in the said Board". So the word 'from Islamabad' should be deleted.

جناب اقبال احمد خان : جب اس قرارداد پر بحث شروع ہو گی تو اس وقت یہ معزز رکن اپنی ترمیم دے سکتے ہیں۔

Mr. Javed Jabbar : Point of Order, Sir, may one ask because it is always a mystery to us as to when the House is going to be adjourned ? May one ask whether you pospose to re-convene the House later today or during the forthcoming week because we can be assured of another Private Members Day. Surely, the Government can give us an assurance on the possibility or the probability of another Private Members' Day ?

جناب اقبال احمد خان : جناب میں نے پہلے ہی گذارش کی ہے کہ اگر کوئی پرائیویٹ ممبرز ڈے ہم dispensed with کروائیں تو اس کے بدلے میں آپ کو ایک اور دن پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے دینے کے لئے یہاں تجویز کیا جائے گا۔ فیصلہ بہرحال ہاؤس نے کرنا ہے۔ میں فیصلہ نہیں کر سکتا میں تجویز کر سکتا ہوں کہ ایک پرائیویٹ ممبرز ہم نے dispensed with کروایا۔ جیسا کہ میں نے کل آپ کی خدمت میں تجویز پیش کی کہ ۱۳ کی بجائے ۱۲ کو استعمال کر لیں اور اس طرح کہ اگر کوئی دن dispensed with کروائیں گے تو ضرور اس کی جگہ اور دن تجویز کیا جائے گا۔

and of course, with the permission of the House.

Mr. Javed Jabbar : In my first point of order, Sir, I requested you to kindly inform us regarding the order of precedence of the

resolutions because coincidentally my subject of 'Human rights' receives lower priority than that of the CDA Board. So, I just want to know has this been done through the ballot method or through the discretion of the Chairman.

Mr. Deputy Chairman : Yes. I am informed that it is done through the ballot. But I have been stressing since early in the morning and requesting all the members that if they can just make short speeches then everyone would be accommodated.

Mr. Javed Jabbar : Short session this evening, Sir,

Mr. Hasan A. Shaikh : If you finish the earlier resolution earlier, we would not have got time to speak.

Mr. Javed Jabbar : Sir, do we propose to re-convene today for a short session ?

Mr. Deputy Chairman : It is upto the House.

(Interruption)

Mr. Deputy Chairman : Should I put it to vote ?

جناب اقبال احمد خان : اگر مولانا کوثر نیازی صاحب نے اپنی قرارداد جو کہ آرڈر آف دی ڈے کے نمبر ۹ پر ہے پیش کر رکھی ہے اور اس پر حتمی فیصلہ نہیں ہوا تو اس وقت تک نمبر دس پر نہیں آسکتے۔ اس لئے کہ یہ قواعد کی مجبوری ہے۔ ورنہ انسانی حقوق کی یہ جو بات کر رہے ہیں، جب یہ پیش ہوگی تو میں گذارش کروں گا۔ میرا خیال ہے کہ میں انسانی حقوق کا ان سے کسی طور پر بھی کم حامی نہیں ہوں اور سب سے پہلے ہمیں انسانی حقوق اسلام نے دیئے ہوئے ہیں اور جب اسلامی ریاست کا دعویٰ کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے۔

Within the framework of limits imposed by Almighty.

ہر انسان کو انسانی حقوق حاصل ہیں۔ اس کی مخالفت کا سوال نہیں قواعد کی مجبوری ہے۔

پروفیسر خورشید احمد : مولانا کوثر نیازی صاحب کے اس ریزولیوشن پر

بحث کے بغیر اگر ہم فیصلہ کر لیں تو ہمیں وقت مل جاتا ہے۔

جناب اقبال احمد خان : ہاؤس کی مرضی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا اگر کوئی بولنا چاہے تو میں کسی کو روک نہیں سکتا۔

مولانا سمیع الحق : جناب چونکہ کل جمعہ ہے۔ چھٹی ہے قریب قریب کے کئی لوگ چلے جاتے ہیں اس لئے آج بالکل نہ ہو اور ہفتے کے دن بھی شام کو ہو۔ شریعت بل جو ہے اس میں آخری دفعہ بنیادی حقوق کی آگئی ہے۔

Mr. Deputy Chairman : I ask the House whether it should be adjourned now ?

(pause)

We will re-convene on 14-12-85, at 5.15 p.m. Thank you.

[The House adjourned to meet again at quarter past five of the Clock, in the evening on Saturday, December 14, 1985.]

PCPPI—2226(86) Senate—14-2-87—300.